ختم قل شریف

بدعت نہیں سنت ہے

قرآن و حدیث کی روشنی میں

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

معاونین

حافظ محمد قمر الزمان

حافظ محمد ضیاء الزمان

بزم عشاق

جامع مسجد عمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم قارئین کرام! مسلمان اپنے فوت شدگان کو قبر میں راحت وسکون پہنچانے کے لئے مختلف طریقوں سے ثواب پہنچاتے اور خود تمام مومنین ومومنات کی تعداد کے برابر ثواب حاصل کرتے ہیں۔ کبھی قرآن مجید کی تلاوت سے کبھی صدقہ وخیرات سے کبھی دعائے مغفرت سے اور کبھی ان تمام چیزوں کو جمع کر کے ایصال ثواب کرتے ہیں۔ عرف عام میں اس کو ختم شریف کہتے ہیں۔

جمیع اہل اسلام کا ایصال ثواب پر اتفاق ہے

مذاہب اربعہ کے اکابر اس کی تصریح بھی کر چکے ہیں اور پھر ان کی تصریح کو قبولیت کا درجہ بھی حاصل ہے۔ قرآن وحدیث سے بھی یہی ثابت ہے۔ مگر انگریز منحوس کے برصغیر میں قدم رکھنے کے بعد اس کی پشت پناہی سے ایک ایسا گروہ معرض وجود میں آیا جس کا مقصد ہی اہل اسلام میں فتنہ وفساد برپا کرنا ہے۔ اہل اسلام کے تمام معمولات کے خلاف طوفان بدعقیدگی برپا کرنا ان لوگوں کا وطیرہ ومنشور ہے۔

کسی مسلمان کی فوتگی اہل اسلام کی اجتماعیت کا موقع ہوتا ہے مگر اس موقع پر بھی یہ فتنہ پرور اہل اسلام پر فتویٰ بازی سے باز نہیں آتے کہ جی ختم شریف بدعت ہے' ناجائز ہے' حرام ہے' ثابت نہیں ہے' یہ کہاں لکھا ہوا ہے؟ وغیرہ وغیرہ اور عوام الناس ان لوگوں کے ختم پر فتنہ پرور فتوؤں سے پریشان ہوجاتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ عام فہم انداز میں ختم شریف کے تمام افعال کو دلائل شریعہ سے ثابت کیا جائے تاکہ ہر خاص وعام اس سے استفادہ کر سکے۔ مختصر مگر جامع ومدلل مقالہ لکھ کر قرآن وسنت اور عمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین عظام اور مزید اکابر وہابیہ اور اکابر دیوبندیہ سے اپنا مؤقف ثابت کیا ہے اور منکرین پر اتمام حجت کر دی ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ''تصنیف لطیف ختم قل شریف بدعت نہیں سنت ہے'' کو عام کیا جائے۔ محافل ایصال وثواب میں اس رسالہ نافعہ کو تقسیم کیا جائے۔ جہاں ہمارے احباب دیگر طریقوں سے صدقات وخیرات کرتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ ایسا لٹریچر بھی لوگوں میں تقسیم کیا جائے تاکہ اس کے مطالعہ سے حقانیت اہل سنت' قرآن وحدیث سے ان کے سامنے واضح ہوسکے اور عوام الناس بدعقیدہ وہابی' دیوبندی پروپیگنڈہ سے متاثر نہ ہوں۔ اگر مخالفین بھی بنظر انصاف اس رسالہ نافعہ کا مطالعہ کریں تو ان کو بھی ہدایت مل جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

طالب

اس جہاں خواب میں دیدار محبوب کریم ﷺ

اور

اُس جہاں حساب میں شفاعت محبوب کریم ﷺ

حافظ محمد زمان چشتی سیالوی

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الشیطن للانسان عدوا مبینا

صدق اللہ العلی العظیم

محبت سے درود وسلام

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

محترم ومعزز سامعین کرام! اللہ کریم کی توفیق وعطا سے اور محبوب دو جہاں ﷺ کی نظر عنایت سے آج ہمارا عنوان تکلم ہے "ختم قل شریف بدعت نہیں سنت ہے"۔ ختم قل شریف ایصال ثواب کا کام ہے اور ایصال ثواب بدعت نہیں بلکہ سنت ہے۔ اللہ کریم بڑا رحیم وکریم ہے' اللہ قادر وکریم نے ہمیں قرآن و صاحب قرآن ﷺ کے واسطہ ووسیلہ سے ہر وہ کام جس سے ہمیں فائدہ ہو بتایا اور سمجھایا ہے اور ہر اس کام سے منع فرمایا ہے جس سے ہمارا ذرا بھر بھی نقصان ہو۔ چونکہ شیطان ہمارا کھلا دشمن ہے۔ وہ ہمیں ہر اس کام سے روکتا ہے۔ جس میں ہمارا فائدہ ہو اور ہر اس کام کا مشورہ اور ترغیب دیتا ہے۔ جس سے ہمارا نقصان ہو۔ قرآن کریم اس پر شاہد وناطق ہے۔ فرمایا شیطان تمہارا دشمن ہے۔ اس لئے تمہیں محتاجی و برائی کی دعوت دیتا ہے۔ اللہ کریم تمہیں مغفرت وبخشش کی طرف بلاتا ہے۔ رحمان ورحیم وکریم یہ چاہتا ہے کہ میرے بندے کا بھلا ہو۔ اس لئے قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی وساطت سے ہمیں سمجھایا کہ ایصال ثواب سے تمہیں اور تمہارے دوسرے مومن مسلمان بھائیوں کا فائدہ ہوگا۔ شیطان اور شیطان کے چیلے طرح طرح کے وسوسے طرح طرح کی باتیں مثلاً ایصال ثواب بدعت ہے۔ ایصال ثواب شرک ہے۔ ایصال ثواب حرام ہے۔ ایصال ثواب کا کوئی فائدہ نہیں الٹا گناہ ہے' کا رٹ لگائے پھرتے ہیں۔ ہم نے رحمان و رحیم وکریم کی اطاعت کرنی ہے۔ قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی اطاعت واتباع کرنی ہے۔ شیطان ہمارا دشمن ہے لہذا شیطان اور شیطان کے چیلوں کی قطعاً نہیں مانیں گے۔ ختم قل شریف' جمعرات' دسواں' بیسواں' چالیسواں ایصال ثواب کے مختلف طریقے بدعت نہیں بلکہ سنت ہیں۔ قرآن و حدیث سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ توجہ رکھیں۔

سامعین محترم! مسلمان کی زندگی صرف اسی دنیا تک ہی نہیں بلکہ عالم برزخ اور عالم آخرت میں بھی ہے اور عالم آخرت کی زندگی ابدی زندگی ہے۔ جبکہ کافر اپنے نظام زندگی کو اس دنیا تک ہی محدود سمجھتا

ہے۔مرنے کے بعد کی زندگی کے معاملات سے بالکل انکاری ہے۔حالانکہ قرآن مجید اور احادیث مقدسہ میں مسلمانوں کے لئے قیامت کے دن جزاوثواب اور کافروں کے لئے سزاو عذاب کا بڑی تفصیل سے ذکر موجود ہے۔مسلمانوں کے لئے محبوب کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مرنے کے بعد بھی ان کو ثواب پہنچتا ہے۔نیز اسلامی نظام میں کئی ایسے اعمال بھی ہیں کہ زندہ آدمی میت کو ثواب پہنچانے کی نیت سے کرے تو ان کا ثواب اور نفع بھی میت کو پہنچتا ہے۔جسے حرف عام میں ''ایصال ثواب'' کہتے ہیں۔

ایصال ثواب کا مادہ ہے ''وص ل'' اور ''وصل'' کے معنی ''ملانے'' کے ہیں یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملا دینا۔او صله ایصالا اس کو اس تک پہنچا دیا یا اس کے ساتھ ملا دیا۔

ثواب کا مادہ ''ث و ب'' ہے لغوی اعتبار سے ''ثواب'' کا لفظ خیر وشر دونوں قسم کی جزا پر بولا جاتا ہے لیکن اکثر اور متعارف استعمال نیک اعمال کی جزا پر ہے۔اس لئے ثواب کے معنی بھلائی، نیکی، نیک کام کی جزا یا اچھا بدلہ کئے جاتے ہیں۔

☆ منظور احمد نعمانی دیوبندی صاحب نے اپنی کتاب ''تحقیق ایصال ثواب'' میں لکھا ہے۔''یہ مسئلہ اگر چہ جمہور امت کے نزدیک مسلم، بلکہ معمول بنا رہا ہے اور تفصیلات اور جزئیات کے بعض معمولی اختلاف کے باوجود اس پر آئمہ امت کا خلفاعن سلف اتفاق اور اجماع رہا ہے کہ زندوں کی دعا و استغفار سے اور موتی کے لئے صدقات وغیرہ کرنے سے مردوں کو نفع ہوتا ہے اور ثواب پہنچتا ہے''۔

''حاملان دین کے تمام وہ طبقے جن کی وساطت سے علم دین کی امانت ہم تک پہنچی ہے یعنی فقہاء و مجتہدین اور محدثین ومفسرین سب ہی اس کے قائل ہیں اور اپنے نزدیک قابل اتباع دلائل و براہین کی بنیاد پر قائل ہیں۔لیکن ہمارے زمانے کے بعض حضرات کو اس سے انکار ہے اور اس انکار میں زیادہ حصہ ان لوگوں کا ہے جن کو حدیث کی حجت دینی ہونے پر یقین واعتماد نہیں ہے''۔

غیر مقلدین کے ترجمان وحید الزمان صاحب نے اپنے کتاب ''تیسیر الباری'' شرح بخاری کی جلد۲ صف ۲۲ پر لکھا ہے کہ ''میت کو خیرات اور صدقے کا ثواب پہنچتا ہے لیکن معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے''۔

اسی طرح ایک اور بددین گمراہ فرقہ جسے ''خوارج'' کہتے ہیں وہ بھی ایصال ثواب کا منکر ہے۔نیچریوں اور اہل قرآن کا لاہوری قائد غلام احمد پرویز بھی ایصال ثواب کا منکر ہے۔فرقہ پرستی کی ستم ظریفی دیکھیے کہ بعض لوگ محض فرقہ پرستی اور تعصب کی بری بلا کے اس قدر قابو میں ہیں کہ لفظوں کی جنگ کے ذریعے اپنی بے چین روح کو تسکین پہنچاتے ہیں ہفت روزہ ''اہلحدیث'' ۲۶ جون ۱۹۹۲ء کے شمارہ میں ''بدعات کی حقیقت'' کے عنوان سے رانا محمد اکبر صاحب کا دو کالمی ۴ صفحات پر مشتمل ایک مضمون شائع کیا گیا جس میں میتوں کو ایصال ثواب کے عمل کو ان الفاظ حدیث مبارکہ سے رد کرنے کی کوشش کی گئی کہ اذا مات الانسان انقطع عنه عمله کہ ''جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے''۔

حالانکہ پوری حدیث شریف لکھنی چاہئے تھی۔پورے مضمون میں ایصال ثواب کے رد پر زور لگا دیا

ہے۔ مگر اختتام پر بے بس ہو کر لکھ دیا کہ ایصال ثواب کے فیض سے وہی لوگ سیراب ہوتے ہیں جو اپنی دنیوی زندگی میں صوم وصلوٰۃ کے پابند اور صرف ایک خدا کی حاجت روائی اور مشکل کشائی پر صابر وشاکر رہتے ہیں۔ لیکن گناہ کی پاداش میں عذاب قبر کی اذیت میں مبتلا کر دیئے گئے ہوں۔ ایسے لوگوں کو اس اذیت سے چھٹکارا دلانے والے تین طریقوں کی وضاحت حدیث پاک میں ملتی ہے۔ ''جب انسان مرگیا تو اس کا عمل ختم ہو گیا' سوائے تین طریقوں کے صدقہ جاریہ' وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے اور صالح اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ منظور احمد نعمانی دیوبندی نے یہاں لکھا ہے۔ یعنی یہ تین سلسلے یا ان میں ایک دو بھی اگر مرنے کے بعد کوئی خوش نصیب چھوڑ گیا ہے تو ان سے اس کو برابر ثواب اور نفع پہنچتا رہے گا (تحقیق مسلہ ایصال ثواب ص ۱۱)۔

صاحب مضمون نے نہایت نادانی کا مظاہرہ کرنے کے بعد پھر وہ بات لکھی جسے مذہب مہذب' مسلک حقہ' اہلسنت و جماعت کے پیروکار بڑے دلائل اور بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسے افراد قومی اتحاد و اتفاق کی فضا میں زندگی بسر کر سکتے ہیں جن کے پیش نظر محض فرقہ پرستی کے بھوت کی تسکین ہو؟ اور بچی بات کو بھی توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہوں۔ غیر مقلدین کے دوسرے ترجمان ہفت روزہ ''الاعتصام'' کے ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۰ء کے شمارہ ۱۳۔ ۱۲ جلد ۳۲ صفحہ ۱۲ کے پہلے پیرا میں اس حقیقت کو کہ میتوں کو ثواب پہنچتا ہے' تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''انسان کے مرنے کے ساتھ انسان کے اعمال اور ان کا ثواب بند ہو جاتا ہے مگر چند اعمال ایسے ہیں کہ اگر انسان اپنی زندگی میں وہ کام کر جائے تو اس کے مرنے کے بعد بھی اس کا ثواب برابر پہنچتا رہے گا اور بعض ایسے اعمال بھی ہیں کہ زندہ آدمی میت کو ثواب پہنچانے کی نیت سے کرے تو ان کا ثواب اور نفع میت کو پہنچ جاتا ہے''۔

☆ سامعین محترم! مرحومین کے لئے ایصال ثواب کرنا ہر دور میں جاری وساری رہا ہے اس کی برکت سے نہ صرف دنیا سے رخصت ہو جانے والے راحت وفرحت وخوشی محسوس کرتے ہیں بلکہ خود ثواب پہنچانے والا بھی بے شمار فائدے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔
قرآن کریم میں ہے۔

☆ والذین جاء ومن بعدھم یقولون ربنااغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انك رئوف الرحیم ''اور جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ' اے ہمارے رب بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے''۔ (سورۃ حشر)۔

☆ ربنا اغفرلی ولوالدیّ وللمومنین یوم یقوم الحساب ''اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا'' (سورۃ ابراہیم)۔

ان آیات بینات سے معلوم ہوا کہ پہلے گزرے ہوئے مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرنا یعنی مغفرت طلب کرنا حکم خالق کائنات ہے اور اس سے فوت شدہ مسلمان بھائیوں کو فائدہ ہوتا ہے جیسا کہ علماء فقہاء اور ائمہ کرام محدثین حضرات اور آئمہ تفاسیر کا اجماع ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا۔ انسان جب مر جاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں۔ صدقہ جاریہ، علم نافع کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں اور نیک اولاد جو والدین کے لئے دعا خیر کرے۔

ان احادیث مبارکہ سے بھی پتہ چلا کہ مرنے کے بعد انسان کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے لیکن تین عمل ایسے ہیں جو مرنے کے بعد بھی جاری رہتے ہیں اور ان پر میت کو ثواب ملتا رہتا ہے اور زندوں کی دعا استغفار کی برکت سے اللہ تعالیٰ مردوں کو مزید برکتیں عطا کرتا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ

☆ میری امت امت مرحومہ ہے جس پر بے پایاں رحم کیا گیا ہے کہ لوگ اپنی قبروں میں اپنے گناہوں کے ساتھ داخل ہوں گے اور جب قبروں سے نکلیں گے تو ایک گناہ کا بوجھ بھی ان پر نہ ہوگا۔ یہ اس وجہ سے کہ ان کے بعد دنیا میں زندہ مومنین ان کے لئے دعائے استغفار کرتے رہیں گے (شرح الصدور، تفسیر مظہری، طبرانی)۔

<u>ختم شریف میں تین چیزیں ہیں</u>

صدقہ، قرآن کی تلاوت اور دعائے خیر۔ اب ہم ان تینوں عملوں پر تفصیل کے ساتھ گفتگو کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ تسلی ہو جائے گی۔ سب سے پہلے صدقے کا حکم سماعت فرمائیں۔

<u>صدقہ اور قرآن</u>

☆ ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی سے ہماری راہ میں خرچ کریں اور ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب (ﷺ) تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں (البقرہ)۔

☆ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ بے شک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں (البقرہ)۔

☆ ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسنہ دے تو اللہ اس کے لئے بہت گنا بڑھا دے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پھر جانا چاہئے (البقرہ)۔

☆ بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا اور ان کے دونے ہیں اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے (الحدید)۔

☆ اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کا نقصان ہی بڑھتا ہے (سورۃ بنی اسرائیل)۔

دعا اور قرآن

☆ واذاسالك عبادی عنی فانی قريب۔ اجيب دعوة الداع اذا دعان فليستجيبو الی وليومنوا بی لعلهم يرشدون۔ ''اے محبوب (ﷺ) جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکاریں تو انہیں چاہئے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں (سورۃ البقرہ)۔

☆ ملائکہ کی دعا مومنوں کے حق میں:۔

وہ جو عرش اٹھانے والے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔ اے رب ہمارے تیرے رحمت و علم میں ہر چیز سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب انہیں داخل کر بسنے کے باغوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو جو نیک ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے اور انہیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے تو اس دن گناہوں کی شامت سے بچائے تو بیشک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی بڑی کامیابی ہے (المومن)۔

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنين يوم يقوم الحساب ''اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا''۔

☆ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا

اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی (سورۃ نوح)۔

☆ متقی اور پرہیزگاروں کی دعا

اے رب ہمارے بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے کام میں کیں اور ہمارے قدم جمادے اور ہمیں ان کافروں پر مدد دے (سورۃ آل عمران)۔

☆ محبوب کریم ﷺ کی دائمی دعا

ربنا اتنا فی الدنيا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار ''اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ سے بچا''۔

☆ دعا سے منہ موڑنے والے جہنمی ہیں

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ بیشک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھینچتے ہیں عنقریب جہنم جائیں گے ذلیل ہو کر (سورۃ المومن)۔

سامعین محترم! ہم اب تک تین چیزوں کا ذکر قرآن پاک سے کر چکے ہیں جو جان ہے ختم شریف کی یعنی

صدقہ' قرآن کی تلاوت' دعا خیر

یہ تینوں چیزیں قرآن سے ثابت ہیں اوران کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا اب مزید احادیث مبارکہ سے ثابت کریں گے اسی ترتیب سے انشاء اللہ تعالیٰ۔

میت کے لئے صدقہ' تلاوت قرآن اوردعا خیر کا حکم

شرح برزخ میں ہے کہ فائدہ دیتی ہے یہ حدیث اسی پر کہ قبر مقام وحشت ہے جو حیران ہے اس میں عقل دانا کی ملائکہ سوال کرتے ہیں میت سے قبر میں پس اگر صحیح جواب دیا تو نجات پایا ورنہ مبتلائے عذاب ہوگا پس مدد پہنچاؤ میت کو ساتھ ثواب بخشنے صدقہ کے اور تلاوت قرآن کے اور ساتھ دعا کرنے کے شرح برزخ)۔

نوٹ:۔ شرح برزخ وہ کتاب ہے جس کی تصدیق عرب' لکھنؤ' دہلی ہندوپاک کے ۲۶ جید علماء کرام نے کی ہے۔نواب صدیق حسن وہابی نے اپنی کتاب اتحاف النبلاء صفحہ ۹۵ پر لکھا ہے یہ واقعی حدیث پاک کی کتاب ہے۔

محترم سامعین کرام! اب ہم تفصیل کے ساتھ صدقہ اور تلاوت قرآن اوردعا خیر کا فائدہ میت کواور اس کا ثبوت احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام اور بزرگان دین کے عمل سے ثابت کریں گے۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ فوت ہو گئیں اور وہ موجود نہ تھے پس جب وہ محبوب کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری والدہ فوت ہوگئیں اور میں موجود نہ تھا۔اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو نفع پہنچے گا۔محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں پس انہوں نے عرض کیا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے (بخاری شریف' ترمذی' نسائی' ابوداؤد شریف)۔

☆ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ ﷺ سعد کی یعنی میری والدہ فوت ہوگئیں پس کونسا صدقہ افضل ہے۔محبوب کریم ﷺ نے فرمایا پانی سعد نے کنواں کھودا اور کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے واسطے صدقہ ہے (نسائی' ابوداؤد)۔

دوستو! یہ کنواں تقریباً ۱۰۰۰ سال بعد تک آباد رہا اور لوگ اس سے پانی پیتے رہے جس کا ذکر مشہور مورخ علامہ نورالدین سمہودی فرماتے ہیں (کتاب الوفاء)۔

منکرین کے لئے لمحہ فکریہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے معتبر اور مستند احادیث سے ثابت ہوگیا کہ میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو فائدہ ملتا ہے تو اب بھی اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ یہ فروٹ صدقہ کرنا کہاں لکھا ہے یا پانی صدقہ کرنا

کہاں لکھا ہے تو افسوس کی بات نہیں تو اور کیا ہے؟ کیونکہ ہم تو صرف چند ٹکڑے فروٹ کے اور ایک گلاس پانی کا رکھتے ہیں تو جن لوگوں کو احادیث مبارکہ میں پورا باغ صدقہ ہوتا اور پورا کنواں صدقہ ہوتا نظر نہیں آیا انہیں ہمارے فروٹ کا ادنیٰ نذرانہ اور پانی کا گلاس کہاں نظر آ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص نفلی صدقہ کرے اور اس کو اپنے والدین کی طرف سے کر دے تو اس کے والدین کو اس کا اجر ملتا اور اس کے اجر میں سے بھی کچھ کمی نہیں ہوتی (شرح الصدور، کنز العمال)۔

☆ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے رحمت دو جہاں ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر وہ کوئی بات کرتی تو صدقہ کرتی اگر میں اپنی والدہ کی طرف سے کوئی صدقہ کروں تو کیا میری ماں کو اس کا اجر و ثواب ملے گا۔ جان کائنات ﷺ نے فرمایا ہاں (بخاری شریف، مسلم شریف مترجم، وحید الزمان وہابی، موطا امام مالک، ابو داؤد شریف)۔ یاد رہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو باب وصول ثواب الصدقہ عن المیت الیہ یعنی صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، میں نقل کیا ہے۔

<u>صدقہ نورانی طبق میں رکھ کر میت کو پیش کیا جاتا ہے</u>

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رحمت دو جہاں ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس گھر میں سے کوئی فوت ہو جائے اور وہ اس کی طرف سے اس کے مرنے کے بعد کچھ صدقہ کریں تو جبریل امین علیہ السلام اس کو نور کے طبق میں رکھ کر اس کی قبر کے کنارے کھڑے ہو کر فرماتے ہیں۔ اے گہری قبر والے یہ ہدیہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے اسے قبول کر پس اس کی قبر میں وہ ہدیہ داخل کر دیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے اور بشارت حاصل کرتا ہے اور اس کے وہ ہمسائے غمگین ہوتے ہیں جن کو کوئی ہدیہ نہیں بھیجا جاتا (قفیۃ المقدور۔ نواب صدیق حسن وہابی۔ ہفت روزہ الاعتصام غیر مقلد)۔

☆ حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔ بیشک صدقہ قبر والوں سے قبور کی آتش (یعنی) آگ بجھا دیتا ہے (طبرانی الکبیر، ابن عدی فی الکامل، شرح الصدور)۔

سامعین محترم! اس حدیث اور دیگر احادیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ جو متوفی کے لواحقین اس کی طرف سے دیں گے اس صدقہ کی برکت سے فوت شدہ کو قبر میں بڑے فائدہ ہوتا ہے اور غیر کا فضل بھی عذاب سے چھٹکارے کا سبب بنتا ہے۔

<u>ایصال ثواب کا نفع صرف اہل ایمان کو ملتا ہے۔</u>

☆ حضرت عمر بن شعیب اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی

کہ میری طرف سے سوغلام آزاد کر دیے جائیں چنانچہ اس کے بیٹے ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیے پھر اس کے بیٹے عمرو نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو کہا کہ میں محبوب کریم ﷺ سے پوچھ لوں تو وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے سوغلام آزاد کئے جائیں اور ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیے اور میرے ذمے پچاس باقی ہیں تو کیا میں اس کی طرف سے بقیہ پچاس غلام آزاد کر دوں تو حاکم کائنات ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو پھر تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو اس کو ان اعمال کا ثواب پہنچتا (ابوداؤد شریف، بیہقی سنن کبریٰ، مشکوۃ شریف)۔

دوستو! اس حدیث اور سابقہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ مسلمان کی طرف سے اگر صدقہ و خیرات اور غلام آزاد یا حج وغیرہ کیا جائے تو اس کے مرنے کے بعد بھی اس کو فائدہ پہنچتا ہے اور ثواب ملتا ہے اور اہل اسلام کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ ایصال ثواب کا نفع اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو حالت ایمان میں فوت ہوا ہو اور جو کفر پر مرا ہو اس کو قطعاً کوئی نفع نہیں پہنچتا اب فیصلہ خود فرمالیں۔

<u>قبر کی پہلی رات کو صدقہ خیرات کر کے مردے پر رحم کرو</u>

☆ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ مردہ پر پہلی رات سے زیادہ اور کوئی سخت رات نہیں آتی پس تم اپنے مردوں پر خیرات کر کے رحم کرو اور جو شخص خیرات کرنے کی کوئی چیز نہ پاوے تو اسے دو رکعت نماز پڑھنی چاہئے جن میں سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی، الھکم التکاثر، قل ھو اللہ احد گیارہ دفعہ پڑھنے اور نماز سے فارغ ہو کر یوں دعا کرے۔ اللھم انی صلیت ھذہ الصلوٰۃ و نعلم ما ارید اللھم ابعث ثوابھا الی قبر فلان ابن فلاں۔ اللہ کریم اس وقت اس میت کی قبر کی طرف ہزار فرشتے بھیجتا ہے جن میں سے ہر ایک فرشتے کے پاس نور اور تحفہ ہوتا ہے۔ یہ فرشتے قبر میں جا کر مردہ کو ہر طرح کا اطمینان دلاتے ہیں اور دلجوئی اور تسلی کرتے رہتے ہیں۔ اس کی وحشت و گھبراہٹ کو دور کرتے اور اسے اپنے ساتھ مانوس بناتے ہیں اور قیامت تک یونہی کرتے رہیں گے۔ یہ ثواب مردہ کو پہنچتا ہے۔ پڑھنے والے کو اللہ کریم ان تمام چیزوں کی تعداد کے مطابق نیکیاں دیتا ہے جن میں سورج کی تیز اور چمکیلی کرنیں پڑتی ہیں۔ اس کے چالیس ہزار درجے بلند ہوتے ہیں اور چالیس ہزار حج وعمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے لئے ہزار شہر جنت میں بنائے جاتے ہیں اور ہزار شہیدوں کا ثواب ملتا ہے اور جنت میں ہزار بیش قیمت خلعے پہنائے جائیں گے (نزھۃ المجالس)۔

<u>میت کی طرف سے سات دن صدقہ کرنا</u>

☆ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الزہد میں طاؤس تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

ہے انہوں نے کہا ہے کہ مردے اپنے قبروں میں ساتھ دن آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں۔اس لئے صحابہ کرام ان دنوں میں مردوں کی طرف سے کھانا کھلانا مستحب جانتے تھے (حیواۃ الحیوان' شرح الصدور)۔

☆ چاہئے کہ ساتھ دن تک متواتر صدقہ دیا جائے میت کی طرف سے اور بعض نے کہا چالیس روز تک کیونکہ میت اپنے گھر کی طرف اسے اتنا عرصہ آرزومند اور مائل ہوتی ہے (شرح برزخ)۔

نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی۔۔۔سات دن صدقہ

طاؤس نے کہا مردے اپنی قبروں میں آزمائے جاتے ہیں۔سات دن تک اس لئے سلف درست رکھتے تھے کہ ان سات دنوں میں ان کی طرف سے کھانا کھلایا جائے (بذل الحیات ص ۲۹)۔

صدقے کا ثواب 70,000 فرشتے بمعہ سیدنا جبریل علیہ السلام لے کر جاتے ہیں

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا جس وقت کوئی شخص کسی میت کی نیت سے صدقہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرماتا ہے کہ اس کی قبر کے پاس 70,000 فرشتے لیکر جاؤ اور سب کے ہاتھ میں نور ہوں۔ یہ فرشتے اس صدقہ کو اس مردے کی قبر کے پاس لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں تجھ پر سلامتی ہو۔اے اللہ تعالیٰ کے ولی فلاں شخص نے جو فلاں شخص کا بیٹا ہے بعد یہ تحفہ تمہارے پاس بھیجا ہے۔اس سے اس کی قبر روشن ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہزار شہر اس کو بہشت میں دیتا ہے' ہزار حوریں اس کی زوجیت میں دیتا ہے اور ہزار حلے پہناتا ہے اور ہزار حاجت برلاتا ہے (کفایہ شعبی)۔

سات دن تک صدقہ میت کی طرف سے کیا جائے

☆ اور مستحب ہے کہ میت کے اس دنیا سے جانے کے بعد سات دن تک اس کی طرف سے صدقہ خیرات کیا جائے کہ میت کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنا اسے فائدہ دیتا ہے اس سلسلہ میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں اور اس کے جواز میں خصوصاً احادیث صحیحہ وارد ہیں۔بعض علماء نے کہا ہے کہ میت کو صرف صدقہ اور دعا کا ثواب پہنچتا ہے۔بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ میت کی روح شب جمعہ کو اپنے گھر آتی اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے کوئی صدقہ کرتا ہے یا نہیں (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ا' ص ۷۱۶)۔

☆ شیخ محقق عبدالحق دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ میت کی روح شب جمعہ یعنی (جمعرات) کو اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے اس کے گھر والوں میں سے کوئی صدقہ کرتا ہے یا نہیں۔(انوار ساطعہ)۔

☆ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رحمت کائنات ﷺ نے تحقیق ارواح مومنوں کے شب جمعہ (یعنی جمعرات) کو آتی ہیں اور دروازوں پر اپنے گھروں کے کھڑے رہ کر ندا کرتیں ہیں ساتھ

غمگین آواز کے اے میرے اہل اے میری اولاد اے میرے اقربا مہربانی کرو تم ہم کو ساتھ فاتحہ اور ثواب بخشی کے ہمیشہ ہمیں یاد رکھو تم اور مت فراموش کرو ہم کو اور رحم کرو ہماری غریبی پر پس اگر ان کو فاتحہ اور ثواب بخشی سے یاد کریں وہ خوش ہوتے ہیں ورنہ واپس جاتے ہیں اور ان کے حق دعا بد کرتے ہیں (احیاء العلوم، شرح برزخ)۔

صاحب فتاویٰ نسفیہ کا عقیدہ

بیشک اہل ایمان روحیں آتی ہیں ہر جمعہ کی رات کو اور دن کو یوں کھڑی ہوتی ہیں اپنے گھروں کے سامنے پھر پکارتی ہے ہر روح غمگین آواز سے اے میرے اہل اے میری اولاد اے میرے رشتہ داروں ہم پر مہربانی کرو ساتھ خیرات کے یاد کرو ہم کو اور مت بھولو اور ترس کھاؤ ہمارا ہماری غربت میں یہ مال جو تمہارے ہاتھوں میں ہے یہ ہمارے ہاتھ میں تھا۔ پھر وہ روحیں پھر جاتی ہیں الٹی روتی ہوئی اداس اور آواز غمگین سے کہتی ہیں۔ یا اللہ نا امید کیجیو ان کو اپنی رحمت سے جیسا نا امید پھیرا انہوں نے ہم کو دعا اور صدقہ سے (بحوالہ کنز العباد)۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عید یا جمعہ یا عاشورا کا دن ہوتا ہے یا شب برات ہوتی ہے اموات کی روحیں آ کر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑی ہوتی ہیں اور کہتی ہیں، ہے کوئی کہ ہمیں یاد کرے، ہے کوئی ہم پر ترس کھائے، ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے (دقائق الاخبار)۔

اب تک جو دلائل دیئے گئے ہیں وہ صدقہ، تلاوت قرآن اور دعا کے دلائل ہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اور روحوں کا گھروں کو آنا ذکر ہوا چونکہ ختم شریف میں خاص تین عمل ہوتے ہیں۔ صدقہ، تلاوت قرآن اور دعا تو الحمد للہ ہم صدقے کے بارے عرض کر چکے، اب ہم تلاوت قرآن اور دیگر اذکار کا ذکر کریں گے۔

تلاوت قرآن پاک اور دیگر اذکار کا ایصال ثواب

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رحمت دو جہاں ﷺ کے ساتھ ایک دن نکلے جب سعد بن معاذ فوت ہوئے۔ راوی کہتے ہیں کہ جان رحمت ﷺ نے ان پر نماز پڑھی اور ان کو قبر میں رکھا اور مٹی ڈال دی گئی تو رحمت دو جہاں ﷺ نے تسبیحات پڑھیں پھر ہم نے بھی طویل تسبیحات پڑھیں پھر آپ ﷺ نے تکبیرات پڑھیں ہم نے بھی تکبیرات پڑھیں پھر رحمت دو جہاں ﷺ سے پوچھا کہ آپ نے تسبیح اور تکبیر کس لئے پڑھیں فرمایا رحمت کائنات ﷺ نے کہ اس نیک بندے پر قبر تنگ ہو گئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قبر کو کشادہ کر دیا (مسند احمد ج ۳، ص ۳۶۰، مشکوۃ شریف)۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ذکر و اذکار تسبیحات کا قبر پر پڑھنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ

ذکر واذکار سے فوت شدہ کو فائدہ حاصل ہوتا اور اس کی قبر وسیع ہو جاتی ہے اور محبوب کریم ﷺ قبور کے اندر کے حالات بھی جانتے ہیں۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت کائنات نے فرمایا کہ جو شخص قبرستان سے گزرے اور ۱۱ مرتبہ قل ھو اللہ احد (سورۃ اخلاص) پڑھ کر قبرستان والوں کو بخشے جتنے لوگ وہاں دفن ہوں گے ان کی تعداد کے برابر اسے ثواب ملے گا (کنز العمال ج ۱۵، ص ۲۵۵، فردوس الاخبار ج ۴، ص ۳۸، تفسیر مظہری، ضیاء القرآن، تفسیر روح البیان، تفہیم القرآن مودودی)۔

جن کو ایصال ثواب کیا جائے وہ شفاعت کریں گے

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو پھر فاتحہ اور سورۃ اخلاص اور سورۃ التکاثر پڑھے پھر یہ کہے کہ الٰہی میں نے تیرے کلام سے جو پڑھا ہے اس کا ثواب اس قبرستان کے مومن مردوں اور مومن عورتوں جو یہاں دفن ہیں کو بخشتا ہوں تو یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی شفاعت کریں گے (شرح الصدور، تفسیر مظہری پ ۲۷، تفسیر ضیاء القرآن پ ۲۷)۔

محترم سامعین کرام! حضرت علامہ حافظ عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی وہ بزرگ ہیں جن کو حالت بیداری میں میرے آقا ﷺ کی کم وبیش ۷۵ مرتبہ زیارت ہوئی ہے اور بہت ساری روایات کی تصحیح بھی کروائی ہے اور شہرہ آفاق تصانیف یعنی شرح الصدور جیسی آپ کی ہی کتاب ہے (فیض الباری شرح بخاری، انور شاہ کشمیری، شرح برزخ، سعادت الدارین، رحمت کائنات، قاضی زاہد الحسینی دیوبندی)۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ دو قبروں پر سے گزرے تو فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا ان میں ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخور تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہری شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک قبر پر گاڑ دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی (بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، جامع ترمذی)۔ دوستو! محبوب کریم ﷺ نہ صرف اپنے زندہ امتیوں کے بلکہ اہل قبور کے حالات بھی جانتے ہیں۔

☆ اور اس حدیث کی بنا پر علماء نے قبر پر قرآن مجید پڑھنے کو مستحب جانا۔ اس لئے کہ جب کھجور کی شاخ کی تسبیح سے تخفیف عذاب کی امید ہے تو قرآن مجید کی تلاوت سے بدرجہ اولیٰ امید ہوگی۔ بیشک امام بخاری نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے کہ حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ ان کی قبر پر دو کھجور کی شاخیں رکھی جائیں۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے رحمت کائنات ﷺ کے فعل

سے برکت حاصل کی (مسلم مع نووی)۔

کھانے پر قرآن پڑھنا۔

☆ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص جان رحمت ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اس کے گھر میں بے برکتی ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو آیت الکرسی سے غافل ہے کیونکہ جس کھانے اور سالن پر آیت الکرسی پڑھی جائے اللہ تعالی اس میں برکت ڈال دیتا ہے (درمنشور، کنز العمال)

☆ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو بسم اللہ پڑھے اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ (جامع ترمذی)۔

دوستو! معلوم ہوا کہ قرآن پاک پڑھنے سے کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے کیونکہ بسم اللہ بھی قرآن اور آیت الکرسی بھی قرآن کی آیت ہے۔ اگر اس کے پڑھنے سے کھانا حرام نہیں ہوتا تو چند مزید سورتیں پڑھنے سے کیونکر حرام ہوگا۔ اللہ تعالی شرم و حیا کی دولت عطا فرمائے۔

اہل قبور قرآن خوانی کی آواز سنتے ہیں

☆ بلاشبہ، قبر پر پڑھنے والے کو جب اونچی آواز سے پڑھے قرأت کا ثواب ملتا ہے اور سننے والے صاحب قبر کو قرأت کے سننے کا اور اسی لئے اسے اللہ تعالی کی رحمت پہنچتی ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحمت کی جائے'' اور اللہ کے کرم سے دور نہیں کہ وہ صاحب قبر کو دوگنا ثواب دے۔ قاری کی قرأت کا ثواب اس نے اس کو بخشا اور اس کے قرآن سننے کا دو ثواب اکھٹے عطا فرمائے (شرح الصدرور)۔

☆ حضرت اعرج سے روایت ہے کہ جو شخص قرآن ختم کرے پھر دعا مانگے تو اس کی دعا پر چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔ شام یا صبح تک (تفسیر روح البیان)۔

دوستو! الحمدللہ یہ تو ایک ختم قرآن پاک کی بات ہے اور ماشاء اللہ ایصال ثواب کے پروگرام میں تو لاتعداد قرآن پاک ختم کیے جاتے ہیں اور صدقہ و خیرات کیا جاتا ہے اور لاتعداد کلمہ شریف پڑھا جاتا ہے تو اس جگہ پر خدا کی رحمت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے اور سورۃ اخلاص کو بھی تین مرتبہ پڑھا جائے تو پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے اور ہر ختم میں سورۃ اخلاص پڑھی جاتی ہے۔

☆ حدیثوں میں آیا ہے کہ اگر میت کے لئے ایک ہزار کلمہ ختم کر کے اس کا ثواب میت کو بخشیں تو اس میت کے لئے بخشش ہے اور سلف صالحین کا اسی پر عمل ہے (شرح برزخ)۔

مغفرت کا وعدہ

☆ سیدی شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے جان کائنات ﷺ سے حدیث پہنچی ہے کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے اس کی مغفرت ہو اور جس کے لئے پڑھا جائے اس کی مغفرت ہو۔ میں نے لا الہ الا اللہ اتنے بار پڑھا تھا اس میں کسی کے لئے خاص نیت نہ تھی اپنے بعض رفیقوں کے ساتھ ایک دعوت میں گیا ان میں ایک جوان کے کشف کا شہرہ تھا۔ کھانا کھاتے کھاتے رونے لگا۔ میں نے سبب پوچھا کہا اپنی ماں کو عذاب میں دیکھتا ہوں۔ میں نے اپنے دل میں کلمہ کا ثواب اس کی ماں کو بخش دیا۔ فوراً وہ جوان ہنسنے لگا اور کہا اب میں اسے اچھی جگہ دیکھتا ہوں۔ امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تو میں نے حدیث کی صحت اس جوان کے کشف کی صحت سے پہچانی اور اس کے کشف کی صحت اس حدیث کی صحت سے جانی۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ)۔

☆ یاروں اور دوستوں کو کہہ دیں کہ ستر ہزار مرتبہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ مرحومی خواجہ محمد صادق کی روحانیت کے لئے اور ستر ہزار بار ان کی ہمشیرہ مرحومہ ام الکلثوم کی روحانیت کے لئے پڑھیں اور ستر ہزار مرتبہ کلمہ کا ثواب ایک کی روح کو اور ستر ہزار کلمہ کا ثواب دوسرے کی روح کو بخشیں۔ دوستوں سے فاتحہ اور دعا کے لئے التماس ہے (مکتوبات شریف امام ربانی)۔

ایک لاکھ مرتبہ کلمہ شریف

☆ یعنی جو شخص لا الہ الا اللہ ایک لاکھ بار کہے اور اس کا ثواب مردے کو بخشے تو اللہ تعالیٰ اس مردے کو بخش دے گا اگر چہ وہ عقوبت کا مستحق ہو (ملفوظات مخدوم جہانیا)۔

☆ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ نبوی میں جب کوئی مرتا تھا تو ہم لوگ مل کر ایک لاکھ بار کلمہ پڑھ کر اس کا ثواب اس کو بخشتے تھے (انیس الواعظین)۔

☆ یاد رہے کہ اس کتاب کے ابتدا میں کچھ تاثر مفتی محمد شفیع دیوبندی کے لکھے گئے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ مصنف ابوبکر بن محمد علی القرشی کا شمار اللہ کے ولیوں میں ہوتا ہے اور ایک بلند پایہ صوفی تھے بلکہ ایک جلیل القدر عالم دین تھے اور انیس الواعظین آپ کی شہرہ آفاق کتاب ہے۔

☆ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جو شخص ہر روز بعد از نماز فرض تین بار لا الہ الا اللہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دے گا اور جو شخص بعد از نماز فجر سات مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کے ساتوں طبقے حرام کر دے گا اور جو شخص آٹھ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا اور جو ستر بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو نگاہ رحمت سے ستر بار دیکھے گا اور جو سو بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ماں باپ کو بخش دے گا اور جو ہزار بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو پل صراط کے ہزار عذابوں سے دور رکھے گا اور جو شخص ایک لاکھ بار پڑھ کر میت کو اس کا ثواب بخشے گا تو

اللہ تعالیٰ اس میت کے تمام گناہ معاف فرمائے گا اور اس کی مغفرت کرے گا اگرچہ وہ مستحق عذاب ہی کیوں نہ ہو (علم الیقین)۔

مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی

☆ نقل حضرت جنید رضی اللہ عنہ کے کسی مرید کا رنگ یکا یک متغیر ہوگیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی اماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار مرتبہ کبھی کلمہ پڑھا تھا یہ سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس مکاشفہ سے ہوگئی (تحذیر الناس ص ۴۴، مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی)۔

مولوی عبدالرشید گنگوہی دیوبندی

سوال یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ جس میت کے واسطے پچھتر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا جاوے وہ جنتی ہے پس اگر دوسرے روز پڑھتے ہیں تو دوجا اور تیسرے روز پڑھیں تو تیجا علیٰ ہذا القیاس چوتھا وغیرہ ہیں اس کو علماء بدعت کہتے ہیں۔ پس اب میتی کو ثواب کس طرح پہنچایا جاوے؟

جواب: جس وقت میت پر جمع ہوتے ہیں اس کی تجہیز و تکفین کے واسطے وہاں جو لوگ کاروبار میں مشغول ہیں۔ وہ اپنے کاروبار میں رہیں اور باقی کلمہ پڑے جائیں جس قدر ہو جاوے اور باقی مقدار کو اپنے اپنے گھر پڑھیں۔ کوئی حاجت اجتماع کی بھی نہیں۔ حدیث میں ایک جلسہ میں پڑھنا یا جمع ہو کر پڑھنا تو نہیں ذکر ہوا۔ پڑھنا فرمایا ہے جس طرح ہو پڑھ دیوے (تذکرہ الرشید ص ۱۴۰، مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی، فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۶۳، مولوی عبدالرشید گنگوہی دیوبندی)۔

☆ میر واجد علی صاحب قنوجی فرماتے ہیں۔ میرے مرشد حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے مجھ سے بیان فرمایا کہ میں ایک مرتبہ گنگوہ گیا۔ خانقاہ میں ایک کورا بدھنا رکھا ہوا تھا۔ میں نے اس کو اٹھایا کہ کنویں میں سے پانی کھینچا اور اس میں بھر کر پیا تو پانی کڑوا پایا۔ ظہر کی نماز کے وقت حضرت سے ملا اور یہ قصہ بھی عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کنویں کا پانی تو میٹھا ہے کڑوا نہیں ہے۔ میں نے وہ کورا بدھنا پیش کیا جس میں پانی بھرا تھا۔ حضرت نے بھی پانی چکھا تو بدستور تلخ تھا۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کو رکھ دو یہ فرما کر نماز ظہر میں مشغول ہوگئے۔ سلام پھیرنے کے بعد حضرت نے نمازیوں سے فرمایا کہ کلمہ طیب جس قدر جس سے پڑھا جائے پڑھو اور خود بھی حضرت نے پڑھنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دعا مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیر لئے۔ اس کے بعد بدھنا اٹھا کر پانی پیا تو شیریں تھا۔ اس وقت مسجد میں جتنے نمازی تھے سب نے چکھا کسی

قسم کی تلخی اور کڑواہٹ نہ تھی۔ تب حضرت نے فرمایا کہ اس بدھنے کی مٹی اس قبر کی ہے جسے عذاب ہو رہا تھا۔ الحمدللہ کلمہ کی برکت سے عذاب رفع ہو گیا (تذکرۃ الرشید ص ۲۱۲ حصہ دوئم' مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی)۔

سوالاکھ مرتبہ کلمہ شریف اور فتاویٰ دار العلوم دیوبند

سوال　سوالاکھ دفعہ کلمہ شریف پڑھ کر اگر میت کو بخشا جاوے تو امید مغفرت کی ہے۔ یہ روایت کون سی کتاب میں ہے۔ لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہئے یا محمد رسول اللہ بھی ملایا جاوے۔

جواب　یہ روایت کسی حدیث کی کتاب میں نظر سے نہیں گزری بعض مشائخ نے اس کو نقل فرمایا ہے لہٰذا عمل اس پر درست ہے اور معمول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کا نہیں بلکہ صرف لا الہ الا اللہ کا اور کبھی کبھی محمد رسول اللہ (ﷺ) ملانے کا ہے اور حدیث ترمذی و ابن ماجہ میں ہے۔ افضل الذکر لا الہ الا اللہ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند ج ۵ ص ۴۴۲)۔

☆ حضرت شیخ ابویزید قرطبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض آثار میں سنا تھا کہ جو کوئی لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار پڑھے تو اسے دوزخ سے نجات ہو جائے گی۔ میں نے بخیال برکت اس وعدے کے یہ عمل اپنی بیوی کے لئے بھی کیا اور اپنے لئے چند نصاب پورے کئے جنہیں اپنا ذخیرہ آخرت سمجھتا تھا۔ ان دنوں ہمارے ساتھ بحیرہ میں ایک نوجوان رہتے تھے۔ مشہور تھا کہ انہیں بعض اوقات میں جنت اور دوزخ کا کشف ہوتا ہے اور ساری جماعت باوجود صغر سنی کے ان کی تعظیم کرتی تھی مگر میرے ذہن میں ان کی طرف سے کچھ شبہ تھا۔ اتفاقاً بعض برادران نے دعوت کر کے ہمیں اپنے گھر بلایا جب ہم کھانا تناول کر رہے تھے اور وہ شخص بھی ہمارے ساتھ تھے ناگاہ انہوں نے ایک بھیانک آواز سے چیخ ماری اور اس کا سانس پھولنے لگا اور کہنے لگے اے میرے چچا میری ماں دوزخ میں ہے اور وہ ایسی شدت سے چیخ رہے تھے کہ سننے والے کو یقین ہوتا تھا کہ ضرور یہ کسی مصیبت کی وجہ سے چیخ رہا ہے۔ جب میں نے ان کی گھبراہٹ دیکھی۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ آج اس شخص کی سچائی کا تجربہ کروں۔ چنانچہ میرے دل میں القا ہوا کہ ایک نصاب ستر ہزار لا الہ الا اللہ کا جس کو میں نے پڑھا تھا اور اسے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا اس کی ماں کو فدیہ کروں اور میں نے جی میں یہ بھی کہا کہ حدیث صحیح ہے اور اس کے راوی صادق ہیں۔ یا اللہ ستر ہزار کلمہ اس عورت پر قربان کرتا ہوں جو اس کی ماں ہے۔ ابھی یہ خیال میں پورا بھی نہ کرنے پایا تھا کہ اس نے کہا اے چچا وہ دوزخ سے نکالی گئی۔ الحمدللہ رب العلمین مجھے اس سے دو فائدے ہوئے۔ ایک اس حدیث کے صدق پر ایمان ہو گیا۔ دوسرے اس جوان کے متعلق جو شبہ تھا جاتا رہا اور اس کے سچے ہونے کا یقین ہو گیا (روض الریاحین)۔

مغفرت کی دعا۔۔۔قرآن سے

☆ والذین جاؤ من بعد هم یقولون ربنا اغفرلنا ولا خواننا الذین سبقونا بالایمان (سورۃ حشر)۔اللہ قادر وکریم ارشاد فرماتا ہے''وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں خداوندا ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں''۔

☆ تفسیر روح البیان میں ہے۔یہ آیت ربنا اغفرلنا میں اس امر پر دلیل ہے کہ گزشتہ مسلمانوں کے لئے رحمت کی دعا کرنا اور مغفرت چاہنا پچھلے مسلمانوں پر واجب ہے۔خصوصاً اپنے آباءواجداد اور دینی علوم کے اساتذہ کرام کے لئے (تفسیر روح البیان)۔

قبر میں میت دعا کا انتظار کرتی ہے

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ میت قبر میں اس حالت میں ہوتی ہے جس طرح کوئی ڈوبتا ہوا آدمی اس انتظار میں ہوتا ہے کہ اسے کوئی دعا پہنچے۔ماں یا باپ یا بھائی یا کسی دوست کی طرف سے تو جب اس کو دعا پہنچ جاتی ہے تو وہ دعا اسے دنیاو مافیہا سے محبوب ہوتی ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا سے اہل قبور کو پہاڑوں کے برابر ثواب عطا کرتا ہے اور بیشک اہل قبور کے لئے زندوں کا ہدیہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا۔ مولوی اشرف علی تھانوی اس حدیث سے ایک فائدہ استنباط کرتے ہوئے لکھتے ہیں''اور روایات کثیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ارواح اموات کو خبر ہوتی ہے کہ کس شخص نے یہ ثواب پہنچایا ہے۔اس حدیث سے منتظر ہونا میت کا واسطے دعا اپنے ماں' باپ' بھائی اور دوست کے ثابت ہوتا ہے۔پس اگر یہ لوگ ثواب پہنچا دیں گے تو ضرور ان کو شعور ہونا چاہئے ورنہ اس کا انتظار منقطع نہ ہوگا اور اخبار و آثار بزرگان سے یہ امر حد تواتر کو پہنچا ہے''(امداد الفتاویٰ)۔

دعا کی برکت سے درجہ بلند

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جان رحمت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرماتا ہے تو بندہ عرض کرتا ہے۔اے رب مجھے یہ درجہ کیسے ملا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے بچے کی تیرے لئے دعائے مغفرت کی وجہ سے (مشکوٰۃ شریف)۔

نیکیاں پہاڑوں کی طرح قیامت کے دن

☆ قیامت میں گناہگار جب نیکیاں پہاڑوں کی طرح دیکھے گا تو کہے گا یہ کہاں سے آئیں۔حکم ہوگا کہ یہ تیری اولاد کی بخشش مانگنے سے ہیں (مشکوٰۃ' شرح الصدرور)۔

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے (صحیح مسلم شریف' بخاری شریف' ترمذی شریف)۔

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جان کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے (فتاویٰ رضویہ' کنز العمال)۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب دوجہاں ﷺ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائے گا (کنز العمال' درمنثور سیوطی)۔

☆ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جان رحمت ﷺ نے فرمایا کہ جب ایک جگہ جمع ہو کر لوگ دعا کریں اور سب آمین کہیں تو سب کی دعا قبول ہوتی ہے (مستدرک للحاکم' مجمع الزوائد' کنز العمال)۔

کھانا سامنے رکھ کر پڑھنا اور دعا کرنا

☆ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے دن بھوک نے لوگوں کو خوب ستایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ان لوگوں سے ان کے بچے ہوئے توشے منگایئے پھر ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے اس کھانے پر برکت کی دعا کیجئے۔ فرمایا ہاں چنانچہ دسترخوان منگایا اور اسے بچھایا پھر ان کے بچے ہوئے توشے منگائے تو کوئی شخص ایک مٹھی جوار لانے لگا اور کوئی ایک مٹھی چھوہارے اور کوئی دوسرا روٹی کا ٹکڑا حتیٰ کہ دسترخوان پر تھوڑی سی چیز جمع ہو گئی پھر رحمت دوجہاں ﷺ نے برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ اسے اپنے برتنوں میں لے لو چنانچہ لوگوں نے اپنے برتنوں میں لے لیا حتیٰ کہ لشکر میں کوئی برتن نہ چھوڑا مگر اسے بھر لیا پھر کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے اور باقی بچ رہا۔ تب جان رحمت ﷺ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ کوئی بندہ اس گواہی کو لے کر اللہ سے نہ ملے گا جب کہ شک نہ کرے پھر وہ جنت سے حجاب میں بھی رہے (مشکوٰۃ شریف' مسلم شریف)۔

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب کریم ﷺ کا حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا ہی تھا کہ میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کچھ چھوہارے' گھی اور پنیر کا ارادہ کیا اس سے حلوہ بنایا اسے ایک پیالا میں ڈالا اور کہا اے انس یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں لے جاؤ اور عرض کرو کہ میری والدہ ماجدہ نے بھیجا ہے۔ وہ آپ ﷺ کو سلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ یہ آپ کے لئے ہماری طرف سے قلیل ہدیہ ہے۔ چنانچہ میں گیا اور میں نے یہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا رکھ دو پھر فرمایا جاؤ فلاں فلاں کو اور فلاں کو میرے پاس بلا لاؤ۔ جن کا

محبوب کریم ﷺ نے نام لیا اور جسے تم ملو ہمارے پاس بلالاؤ۔ میں انہیں بھی بلالایا جن کا نام لیا تھا اور اسے بھی جو راستے میں ملا تھا۔ پھر میں گھر لوٹا تو گھر حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ حضرت انس سے کہا کہ تم کتنے لوگ ہوتے تو انس نے عرض کیا تین سو کے قریب۔ پس میں نے محبوب کریم ﷺ کو دیکھا۔ اس حلوہ پر ہاتھ رکھا اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ پڑھا پھر دس دس کو بلانے لگے۔ وہ اس سے کھانے لگے۔ حاکم کائنات ﷺ ان سے فرماتے تھے کہ اللہ کا نام لو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے فرمایا کہ لوگوں نے کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے ایک ٹولہ نکلتا تھا دوسرا ٹولہ آتا تھا حتیٰ کہ سب نے کھایا پھر مجھ سے حضور ﷺ نے فرمایا۔ اے انس اٹھالو میں نے اٹھالیا۔ جب اٹھایا تو مجھے پتہ نہیں جب رکھا گیا تھا تب زیادہ تھا یا جب اٹھایا گیا (مشکوٰۃ شریف' مسلم شریف)۔

☆ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جان رحمت ﷺ کی خدمت اقدس میں جب موسم کا پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ دعا فرماتے کہ اے اللہ ہمارے شہر کو ہمارے لئے بابرکت بنا' ہمارے پھلوں میں ہمارے ناپ تول میں برکت ہی برکت دے پھر ان میں سے جو سب سے کم عمر ہوتا وہ پھل تقسیم فرمادیتے (مسلم شریف' ابن ماجہ شریف)۔

☆ روایت کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رحمت دوجہاں ﷺ کو سنا فرماتے تھے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی روح قبض فرماتا ہے تو اس کے دونوں فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ کہتے ہیں اے ہمارے رب تو نے ہم کو اپنے بندہ مومن پر مقرر کیا تھا۔ ہم اس کا عمل لکھتے تھے اور تو نے اس کو اپنی طرف بلالیا ہم کو اذن دے کہ ہم آسمان میں رہیں پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا آسمان میرے فرشتوں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ میری تسبیح کرتے ہیں وہ اذن طلب کرتے ہیں کہ زمین میں رہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ زمین میری خلق سے بھری ہوئی ہے وہ میری تسبیح کرتے ہیں۔ تم میرے بندہ کی قبر پر کھڑے رہو سو میری تسبیح و تہلیل کرتے رہو۔ قیامت تک اور اس کے حسنات میرے بندے کے لئے لکھو۔

<u>صحابہ کرام کا معمول مبارک</u>

☆ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ ہمیں ترغیب دیتے تھے کہ اموات کو عزیز واقارب کی طرف سے دعا' صدقہ اور عبادت کا تحفہ پہنچاتے رہنا چاہئے اور فرمایا کرتے تھے کہ ان میں سے ہر چیز اموات کو نفع دیتی ہے (کشف الغمہ جلد ۱' ۱۷۴)۔

☆ جلیل القدر تابعی امام طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مردے اپنی قبور میں سات روز تک آزمائش میں رہتے ہیں۔ تنہائی اور وحشت محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین مسلسل سات روز تک ان اموات کی طرف سے مستحقین کو کھانا کھلاتے تھے (الحاوی للفتاویٰ جلد ۲' ۱۷۸)۔

محبوب کریم ﷺ نے خود اپنے بیٹے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے تیجے (قل شریف) کا ختم دیا

☆ محبوب کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات سے تیسرا دن یعنی تیجہ تھا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ رحمت کائنات کے پاس آئے ان کے ساتھ اونٹنی کا دودھ اور جو کی روٹی تھی۔ پس اس کو حاکم کائنات ﷺ کے پاس رکھ دیا تو نبی کریم ﷺ نے سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھی اور یہ درود شریف اللھم صلی علی محمد انت لھا اھل وھو لھا اھل پڑھا۔ یعنی اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ پر ایسا کہ تو جس کے لائق ہے اور وہ جس کے لائق ہے پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اپنے منہ پر پھیرے اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کو تقسیم کر دے اور فرمایا رحمت دو جہاں ﷺ نے اس کھانے کا ثواب میرے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کے لئے ہے (فتاویٰ اجملیہ ج ۳ ص ۵۴۸' ہدیۃ الحرمین ص ۴۹' علامہ عبدالحکیم محدث دہلوی' شرح برزخ ص ۱۰۱' محدث زمان ابوسعید حنفی رحمۃ اللہ علیہ' جامع الفتاویٰ انوار شریعت ج ۱ ص ۲۴۷)۔

علامہ وحید الزماں وہابی اور ایصال ثواب

☆ رہی غیر اللہ کی نذر تو صریح شرک ہے کیونکہ نذر عبادت ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ انما النذر ما ابتغی بہ وجہ اللہ اور اگر نذر اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اس کا ثواب نبی یا ولی اموات میں سے کسی کو پہنچانا مقصود ہے تو یہ جائز ہے اور اس زمانہ میں اس کا نام فاتحہ ہے اور اس کی صراحت مولانا عبدالعزیز دہلوی اور مولانا محمد اسحاق اور دوسروں نے کی ہے۔ بعض نے کہا کہ اس عمل کی اصل شرح میں نہیں پائی جاتی لہذا بدعت قرار پائے گی۔ جبکہ دوسروں نے ان کے جواب میں کہا اس کی اصل شریعت میں موجود ہے اور وہ حضرت ام سعد کے کنوئیں کی حدیث ہے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حا کے کنوئیں کے لئے کہا کہ یہ اللہ عزوجل کی طرف اور اس کے رسول ﷺ کی طرف منسوب ہے اور دوسری روایت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول ﷺ کی طرف صدقہ ہے۔ میں کہتا ہوں یہ عمل تمام صوفیاء کرام کے درمیان بغیر اختلاف اور انکار کے متداول اور مروج ہے (ہدیۃ المہدی اردو ص ۷۶' وحید زماں ۹۔

☆ فائدہ ہمارے زمانے کے لوگوں میں یہ امر مشہور ہے کہ وہ کھانا پکاتے ہیں اور حلوہ تیار کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ فلاں انبیاء و اولیاء کی نذر ہے۔ پس اگر نیاز کا معنی ہدیہ تحفہ ہے اور غیر اللہ کی نذر مقصود نہیں بلکہ اس کی روح کو ایصال ثواب کرنا مقصود ہے تو راجح صورت کی حیثیت سے حلال ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں اور اگر راجح کے علاوہ ہے تو اس کی حرمت ہے۔

☆ علمائے مکہ نے محمد بن عبدالوہاب کو لکھے گئے خطوط میں کہا اگر نذر اللہ کے لئے ہو اور مصرف کے بیان میں نبی یا ولی کا تذکرہ ہو یا توسل کے طریق پر یوں کہے۔ یا اللہ اگر میری حاجت پوری ہو جائے تو

فلاں نبی یا فلاں ولی کے خدام پر صدقہ کروں گا یا اس کے دروازے پر فقیروں کو کھانا کھلاؤں گا یا یوں کہے یا اللہ فلاں کی برکت سے میری حاجت کو پوری فرما اور ایسے ہی وہاں پر صدقہ کرے یا انہیں ثواب کا ہدیہ پہنچائے یا یوں کہے یا نبی اللہ یا ولی اللہ میرے لئے اس حاجت میں اللہ تعالٰی سے دعا فرمائیں اگر اللہ تعالٰی میری حاجت کو پورا فرمادے تو میں آپ کو صدقے کا ثواب ہدیہ کروں گا تو ان تمام صورتوں میں نذر جائز ہے۔ رہا یہ کہنا کہ نبی کی نذر ہے اور یہ ولی کی نذر ہے تو یہ نذر شرعی نہیں اور نہ ہی اس میں نذر شرعی کے معنی پائے جاتے ہیں اور جو اکابر کو ہدیے دیئے جاتے ہیں انہیں عرف عام میں نذر کہتے ہیں (ہدیۃ المہدی عربی ص ۱۴۱ اردو ص ۹۷ وحید الزمان وہابی)۔

☆ اہلسنت کے درمیان اس امر میں اختلاف نہیں کہ اموات زندوں کو کوشش سے دو امور سے نفع حاصل کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ جو اسباب میت کی طرف اس کی حیات میں تھے اور دوسرا مسلمان کی دعا اور ان کے لئے استغفار، صدقہ اور حج وغیرہ۔ ہمارے ساتھیوں میں بدنی عبادات کے ثواب میں اختلاف ہے جیسا کہ قرأت قرآن وغیرہ اور اہلحدیث میں سے محققین کا مذہب یہ ہے کہ ہر بدنی عبادت کا ثواب مردے کو پہنچتا ہے جیسا کہ ختم قرآن یا مال کا ثواب جیسا کہ صدقہ تو یہ ان کی طرف پہنچتا ہے اور برابر ہے کہ ان کے لئے تمام ثواب ہدیہ کرے یا نصف یا چوتھا حصہ اس پر امام احمد رضی اللہ عنہ سے نص ہے اور کہا میت کو صدقہ، نماز، حج، اعتکاف اور قرأت قرآن ذکر اور اس کے علاوہ کا ثواب پہنچتا ہے اور اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔ وان لیس للانسان الا ماسعی اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش یعنی انسان کو دوسرے کا ایمان نفع نہیں دیتا اگر وہ مومن نہیں ہوگا۔ یا انسان سے مراد ابوجہل یا عتبہ یا ولید بن مغیرہ ہے یا یہ کہ یہ اس دوسری آیت سے منسوخ ہے۔ والذین امنوا واتبعنھم ذریتھم بایمان اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی اور اللہ مجیب الدعوات اور قاضی الحاجات ہے۔ ہمارے شیخ ابن قیم نے کہا میت کے لئے قرآن کی قرأت اور بغیر اجرت کے ہدیئے اور صدقہ کا ثواب اسے پہنچتا ہے۔ اگرچہ یہ امر سلف میں معروف نہیں ولیکن دلیل اس کی مقتضی ہے۔ بیشک نصوص حدیث سے حج، روزہ، دعا، استغفار اور صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ پس قرآن کا ثواب پہنچنے سے کون سی چیز مانع ہے۔ ہاں جب عمل اس کی ذات کے لئے ہو پھر اس کے بعد ارادہ کرے کہ اسے دوسرے کے لئے مقرر کرے تو یہ اس پہلے کا مالک نہیں اس میں دو قول ہیں۔ میں کہتا ہوں ہمارے بعض ساتھیوں کی اس بات کی فساد نیت ظاہر ہے کہ اموات کو بدنی عبادت کا ہدیہ کرنا بدعت ہے۔ ہاں قرأت قرآن کے لئے اجماع ہے۔ رہا تعیین یوم تو اس امر کے بدعت ہونے میں شک نہیں (ہدیۃ المہدی اردو ص ۱۹۲،۱۹۱)۔

☆ دوسری قسم کا قبر کا عذاب وقتی ہوتا ہے جو تھوڑے سے گناہگاروں پر ان کے گناہوں کے مطابق ایک مقررہ وقت تک ہوتا ہے پھر ختم ہو جاتا ہے جیسا کہ گناہگاروں کو ایک خاص وقت تک دوزخ میں

عذاب ہوگا پھر عذاب موقوف ہو جائے گا۔اس قسم کا عذاب قبر دعا سے یا صدقہ سے یا استغفار سے یا قرآن کی تلاوت سے جو کسی عزیز کی طرف سے مردے کو پہنچتی ہے۔موقوف ہو جاتا ہے جیسا کہ دنیا میں کسی کو کچھ سزا دی جاتی ہے پھر کوئی سفارش کر کے اسے چھڑا لیتا ہے۔دنیوی شفاعت میں اجازت کا حصول لازم وملزوم نہیں (کتاب الروح ص ۱۷۱، علامہ بن قیم اکابر وہابیہ)۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی اور ایصال ثواب

سوال: کسی شخص کے مرجانے کے بعد چوتھے یا چالیسویں دن یا اس کے علاوہ متعین غیر متعین دنوں میں کسی مردے کے نام پر قرآن خوانی کر کے اور غرباء کو کھانا کھلا کر ایصال ثواب کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: قرآن مجید پڑھ کر یا صدقہ خیرات کر کے میت کے لئے استغفار کرنا جائز بلکہ احسن طریق ہے۔ رسمی طور پر دن مقرر نہ کرنا چاہئے (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲، ص ۳۴، مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی)۔

مولوی محمد بن اسماعیل امیر یمانی وہابی اور ایصال ثواب

☆ یعنی یہ زیارت قبر کی دعائیں اور مثل ان کے اور دعائیں میت کو نافع ہیں بلا اختلاف اور میت کے لئے قرآن پڑھنا سو امام شافعی کہتے ہیں کہ اس قرآن کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا ہے اور امام احمد اور علماء کی ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ قرآن پڑھنے کا یہ ثواب میت کو پہنچتا ہے اور علماء اہل سنت سے ایک جماعت کا اور حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ انسان کو جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب غیر کو بخشے نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا خیرات قرآن یا کوئی اور ذکر یا کسی قسم کی کوئی اور عبادت اور یہی قول دلیل کی رو سے زیادہ راجح ہے اور دار قطنی نے روایت کیا ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ ان کے مرنے کے بعد کیونکر نیکی واحسان کرے۔آپ ﷺ نے فرمایا اپنی نماز کے ساتھ ان دونوں کے لئے نماز پڑھے اور اپنے روزے کے ساتھ ان دونوں کے لئے روزہ رکھے اور ابوداؤد میں معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے مردوں پر سورۃ یٰسین پڑھو اور یہ حکم میت کو بھی شامل ہے۔فی الحقیقت میت ہی کے لئے ہے اور صحیح بخاری، صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک بھیڑ اپنی طرف سے قربان کرتے تھے اور ایک اپنی امت کی طرف سے اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آدمی کو غیر کا عمل نفع دیتا ہے اور ہم اپنے حواشی ضوء النہار میں اس مسئلہ پر مبسوط کلام کیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہی مذہب قوی ہے (سبل السلام شرح بلوغ المرام ج ۱، ص ۲۰۶، مولوی محمد بن اسماعیل امیر یمانی وہابی، بحوالہ فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۳۵، مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی، فتاویٰ علماء حدیث ج ۵، ۳۶۳ مولوی علی محمد سعیدی وہابی)۔

قاضی شوکانی وہابی اور ایصال ثواب

☆ حق یہ ہے کہ آیت وان لیس للانسان الا ماسعی اپنے عموم پر نہیں اور اس کے عموم سے اولاد کا صدقہ خارج یعنی اولاد اپنے مرے ہوئے والدین کے لئے صدقہ کرے اس کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے اور اولاد اور غیر اولاد کا حج بھی خارج ہے۔ اس واسطے کہ خشمیہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اولاد جو اپنے والدین کے لئے حج کرے اس کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے اور شبرمہ کے بھائی کی حدیث سے ثابت ہے کہ حج کا ثواب میت کو غیر اولاد کی طرف سے بھی پہنچتا ہے اور اولاد جو اپنے والدین کے لئے غلام آزاد کرے تو اس کا بھی ثواب والدین کو پہنچتا ہے جیسا بخاری میں سعد کی حدیث سے ثابت ہے اور اولاد جو اپنے والدین کے لئے نماز یا روزہ رکھے سو اس کا بھی ثواب والدین کو پہنچتا ہے۔ اس واسطے کہ دارقطنی میں ہے کہ ایک مرد نے کہا یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ تھے ان کی زندگی میں ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرتا تھا پس ان کے مرنے کے بعد ان کے ساتھ کیونکر نیکی کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد نیکی یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ اپنے والدین کے لئے بھی نماز پڑھ اور اپنے روزہ کے ساتھ اپنے والدین کے لئے بھی روزہ رکھ اور صحیح بخاری و مسلم میں ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ ایک عورت نے کہا یارسول اللہ ﷺ میری ماں مرگئی اور اس کے ذمہ نذر کے روزے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بتا اگر تمہاری ماں کے ذمہ قرض ہوتا اور اس کی طرف سے تو ادا کرتی تو ادا ہو جاتا یا نہیں اس نے کہا ہاں ادا ہو جاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا روزہ رکھ اپنی ماں کی طرف سے اور صحیح مسلم وغیرہ میں ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ میری ماں کے ذمہ ایک مہینے کے روزے ہیں تو کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھوں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھ اور غیر اولاد کے روزہ کا بھی ثواب میت کو ملتا ہے۔ اس واسطے کہ حدیث متفق علیہ میں آیا ہے کہ جو شخص مرجائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا بھی روزہ رکھے اور سورۃ یٰسین کا ثواب بھی میت کو ملتا ہے۔ اولاد کی طرف سے بھی اور غیر اولاد کی طرف سے بھی۔ اس واسطے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مردوں پر سورۃ یٰسین پڑھو اور دعا کا نفع بھی میت کو پہنچتا ہے۔ اولاد دعا کرے یا کوئی اور جو جو کار خیر اولاد اپنے والدین کے لئے کرے سب کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے۔ اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ انسان کی اولاد اس کی سعی سے ہے (نیل الاوطار حصہ ۴، ص ۱۰۰، قاضی شوکانی وہابی، فتاویٰ علماء حدیث ج ۵ ص ۳۶۴، مولوی علی محمد سعیدی فتاویٰ ثنائیہ ج ۲، ص ۳۵، مولوری ثناء اللہ امرتسری)۔

علامہ ابن النحوی کی تحقیق ایصال ثواب پر

☆ یعنی ہمارے نزدیک مشہور قول پر قرأت قرآن کا ثواب سب کو نہیں پہنچتا اور مختار یہ ہے کہ پہنچتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ سے قرأۃ قرآن کے ثواب پہنچنے کا سوال کرے یعنی قرآن پڑھ کر دعا کرے اور یہ

سوال کرے کہ یا اللہ اس قرأت کا ثواب فلاں میت کو تو پہنچا دے اور دعا کے قبول ہونے پر امر موقوف رہے گا یعنی اگر دعا اس کی قبول ہوئی تو قرأت کا ثواب میت کو پہنچے گا اور اگر دعا قبول نہ ہوئی تو نہیں پہنچے گا اور اس طرح قرأت کا ثواب پہنچے گا جزم کرنا لائق ہے اس واسطے کہ یہ دعا ہے پس جبکہ میت کے لئے ایسی چیز کی دعا کرنا جائز ہے جو آدمی کے اختیار میں نہیں ہے تو اس کے لئے ایسی چیز کی دعا کرنا بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا جو آدمی کے اختیار میں ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ دعا کا نفع میت کو بلا اتفاق پہنچتا ہے اور زندہ کو بھی پہنچتا ہے۔ نزدیک ہو خواہ دور ہو اور اس بارے میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں بلکہ افضل یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کرے (شرح المنہاج' علامہ ابن النحوی' فتاوٰی علماء حدیث ج ۵ ص ۳۶۶' مولوی علی محمد سعیدی' بحوالہ فتاوٰی ثنائیہ ج ۲ ص ۳۸' مولوی ثناء اللہ امرتسری' نیل الاوطار حصہ ۴' ص ۹۹' قاضی شوکانی اکابر وہابیہ)۔

☆ قرأت قرآن سے ایصال ثواب کے متعلق بعد تحقیق یہی فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن مجید کی تلاوت کر کے ثواب میت کو بخشے تو اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے بشرطیکہ پڑھنے والا خود بغرض ثواب بغیر کسی رسم ورواج کی پابندی کے پڑھے (فتاوٰی ثنائیہ ج ۲' ص ۳۹' مولوی ثناء اللہ امرتسری)۔

نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی اور ایصال ثواب

☆ رواہ طبرانی۔ اس کو دیلمی نے بھی معاویہ بن حیدہ سے روایت کیا ہے انس مرفوعا کہتے ہیں جس گھر میں کوئی مرجاتا ہے اور اس کی طرف سے بعد اس کے مرنے کے کوئی ہدیہ بھیجتا ہے تو جبریل علیہ السلام اس کو ایک نور کے طباق میں رکھ کر کنارہ قبر پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں۔ اے گہری قبر والے یہ تحفہ بھیجا ہے تجھ کو تیرے گھر والوں نے تو اس کو لے پھر وہ ہدیہ اس پر داخل ہوتا ہے۔ وہ بہت خوش ہوتا ہے اس کے ہمسایہ جن کو کوئی ہدیہ بھیجا نہیں گیا ہے غمگین ہوتے ہیں (تفسیۃ المقدور ص ۷۶' مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی)۔

☆ انس نے مرفوعا کہا ہے یہ امت میری امت مرحومہ ہے قبروں میں گناہ لے کر داخل ہوتی ہے۔ جب نکلے گی بے گناہ نکلے گی ان کے گناہ بسبب استغفار مومنوں کے دور ہو جائیں گے (تفسیۃ المقدور ص ۷۶' مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی)۔

قبر پر قرآن خوانی صحابہ کرام کا طریقہ ہے

☆ حافظ شمس الدین بن عبدالواحد نے کہا ہے قدیم سے ہر شہر میں مسلمان جمع ہوتے ہیں اور مردوں کے لئے قرآن پڑھتے ہیں سو یہ گویا ان کا اجماع ہے۔ شعبی نے کہا انصار میں جب کوئی مرجاتا تو اس کی قبر کی طرف جا کر اس کے لئے قرآن پڑھتے (تفسیۃ المقدور ص ۷۸ مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی)۔

☆ رواہ الخلال علی مرتضی نے مرفوعا کہا ہے جس کسی کا گزر مقابر پر ہوا اور وہ گیارہ بار قل ھو اللہ احد پڑھ

کر اس کا ثواب اموات کو بخشے تو اس کو بعد د مردگان ثواب دیا جاتا ہے۔ ابومحمد السمر قندی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعا یہ ہے جو کوئی مقابر میں جا کر فاتحہ قل ھو اللہ احد و الھاکم التکاثر پڑھے اور کہے یہ جو میں نے پڑھا اس کا ثواب میں نے مومنین و مومنات اہل قبور کو دیا تو وہ سب مردے اس کے لئے طرف اللہ کے شفیع ہوتے ہیں (قضیۃ المقدور ص ۷۸ مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی)۔

مولانا محی الدین وہابی اور ایصال ثواب

☆ موت کی بیماری کی حالت میں غلام آزاد کرنا جائز ہے لیکن اس میں سے ورثاء کی رعایت کے لئے ایک تہائی ہی آزاد ہوتا ہے لہذا اگر مرض الموت میں تین غلام آزاد کرے تو ان میں ایک آزاد ہوگا اور دو آزاد نہیں ہوں گے ورنہ ہر ایک میں سے تہائی آزاد ہوگا اور مرض الموت میں غلام کو آزاد کر کے واپس لینا درست یعنی پہلے ایک غلام آزاد کیا پھر اسے واپس لے کر دوسرا آزاد کر دیا تو یہ درست اور میت کی طرف سے غلام آزاد کرنا درست ہے اور اس کو اس کا ثواب ملتا ہے۔

فائدہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبادت مالی کا ثواب میّت کو ملتا ہے اور اس پر سب علماء کا اتفاق ہے اور عبادت بدنی میں اختلاف ہے اور درست یہ ہے کہ میت کو اس کا بھی ثواب ملتا ہے (محمدی زیور المعروف فقہ محمدیہ ص ۳۱۷ مولوی محی الدین وہابی)۔

☆ جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے قرض روزے ہوں تو اس کا وارث یا رشتہ دار اس کے بدل اس کی طرف سے روزے رکھ لے (اہل حدیث کا یہی قول ہے)۔ اسی طرح حج بھی اس کی طرف سے اس کا وارث یا رشتہ دار ادا کر سکتا ہے۔ اس حدیث میں ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ جسمانی عبادت کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا۔ اہل حدیث کا مذہب صحیح یہ ہے کہ ہر قسم کی عبادت خواہ مالی ہو یا بدنی میت کو اس کا ثواب پہنچنے کا عقیدہ رکھتے ہیں (لغات الحدیث کتاب ص ۱۱۶ علامہ وحید الزمان وہابی)۔

☆ مجلس میں فاتحہ و ختم برائے حاضرین مجلس ہے اگر یہ جماعت بر سر قید ہے اس جگہ تقسیم ہو اور ثواب اس کا ان اموات کو پہنچے اور اگر گھر میں ہو تو حاضرین میں تقسیم کرے۔ اس قسم میں کوئی قباحت نہیں (فتاویٰ شاہ رفیع الدین ص ۹، مولوی شاہ رفیع الدین دہلوی)۔

وہابیوں کا ختم شریف

☆ اس کو مشائخ نے واسطے برآمد امر مہم کے مجرب سمجھا ہے۔ عروج ماہ میں پنجشنبہ سے شروع کر کے تین دن تک پڑھے۔ بسم اللہ مع فاتحہ و کلمہ تمجید و درود و سورۃ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پھر شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر اور ثواب اس کا روح پر فتوح آنحضرت و مشائخ طریقت کو دے کر تقسیم کرے (الداء والدوا ص ۱۵۴، مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی)۔

ختم قادریہ

☆ پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام کے یہ درود ایک سو گیارہ بار پڑھے۔ اللھم صلی علی محمد معدن الجود والکرم وعلی الہ محمد وبارک وسلم ۔ پھر شیرینی پر فاتحہ شیخ جیلی رضی اللہ عنہ پڑھ کر تقسیم کر دے۔ (الداء والدواء ص ۱۵۴' مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی)۔

ختم برائے میت

☆ جس کے پاس ختم قرآن یا تہلیل ہو اس سے کہے کہ دس بار قل ہو اللہ احد بمعہ بسم اللہ پڑھے پھر دس بار درود پھر دس بار سبحان اللہ والحمد اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر دس بار اللھم اغفرہ وارحمہ پھر ہاتھ اٹھا کر سورۃ فاتحہ پڑھ کر آواز بلند سے کہے کہ ثواب ان کلمات طیبات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے اور ثواب ختم قرآن تہلیل کا فلاں کی روح کو پیش کیا۔ لوگ حلقے کے یوں کہیں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم (کتاب التعویذات المعروف الداء والدواء ص ۱۵۴ مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی)۔

شیرینی پر ختم خواجگان پڑھنا

☆ ایک طریقہ ختم خواجگان کا یہ ہے کہ سوا درود کے ہر چیز کو مع تسمیہ پڑھے فاتحہ ساتھ بار درود ایک سو بار الم نشرح اناسی بار سورۃ اخلاص ایک ہزار بار پھر فاتحہ سات بار درود ایک سو بار اور کسی قدر شیرینی پر فاتحہ حضرات مشائخ پڑھ کر تقسیم کر دے (کتاب التعویذات المعروف الداء الدواء ص ۱۵۳ مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی)۔

دیوبندیوں اور وہابیوں دونوں کا امام مولوی اسماعیل دہلوی کا عقیدہ ایصال ثواب جائز ہے

☆ پس ہر وہ عبادت جو مسلمان ادا کرے اور اس کا ثواب کسی گزرے ہوئے کی روح کو پہنچائے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے تو یہ بہت ہی بہتر اور خوب ہے اور رسوم میں فاتحہ پڑھنے' عرس کرنے' مردوں کی نذر و نیاز کرنے کی رسموں کی خوبی میں شک وشبہ نہیں ہے (صراط مستقیم' فارسی ص ۵۵ اردو ۷۶ مولوی اسماعیل دہلوی)۔

☆ یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ مردوں کو کھانے اور فاتحہ خوانی کے ساتھ نفع پہنچانا اچھا نہیں ہے (یعنی اچھا ہے) جب میت کو نفع پہنچانا مقصود ہو تو کھانے ہی پر موقوف نہ کرنا چاہئے اگر میسر ہو تو بہتر ہے ورنہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کا ثواب بہترین ثواب ہے (صراط مستقیم اردو ص ۸۹' فارسی ۶۴' مولوی محمد اسماعیل دہلوی دیوبندی وہابی)۔

اکابر علماء دیوبند کی ایصال ثواب کی تصدیق

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اور ایصال ثواب

☆ جب مثنوی شریف ختم ہو گئی بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولانا روم کی نیاز بھی کی جائے۔گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی اور شربت تقسیم کیا گیا (شمائم امدادیہ ص ۶۸ حاجی امداللہ)۔

شاہ عبدالعزیز اور ایصال ثواب

☆ جس کھانے کا ثواب حضرت امامین کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ و درود پڑھا جائے وہ کھانا متبرک ہو جاتا ہے اس کا کھانا بہت خوب ہے (فتاویٰ عزیزی اردو ص ۱۸۹' شاہ عبدالعزیز دہلوی)۔

دوسری صورت یہ ہے

کہ بہیت اجتماعیہ مردمان کثیر جمع ہوں اور ختم قرآن شریف کریں اور شیرنی یا کھانا فاتحہ کریں اور اس کو حاضرین میں تقسیم کریں۔ایسا معمول زمانہ پیغمبر ﷺ وخلفاء راشدین میں نہ تھا۔لیکن ایسا کرنے میں مضائقہ بھی نہیں۔اس واسطے کہ اس میں کوئی برائی نہیں بلکہ اس میں احیاء اموات کو فائدہ حاصل ہوتا ہے (فتاویٰ عزیزی اردو ص ۱۷۷ شاہ عبدالعزیز دہلوی)۔

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند اور ایصال ثواب

سوال میت کو ثواب صدقہ و خیرات کا پہنچتا ہے یا نہیں اور دعا زندوں کی مردوں کے لئے نافع ہے یا نہیں؟

جواب میت کو ثواب صدقہ و خیرات وتلاوت قرآن شریف وغیرہ کا پہنچتا ہے۔اہلسنت و جماعت اصل ایصال ثواب میں متفق ہیں عبادات بدنیہ میں اختلاف ہے۔امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور سلف وخلف عبادات بدنیہ میں وصول ثواب کے قائل ہیں۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ عدم وصول کے قائل ہیں۔صدقات مالیہ کے ثواب میں کچھ اختلاف نہیں۔اس میں سب متفق ہیں (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۵ ص ۴۳۰ تالیف مولوی عزیز الرحمٰن دیوبندی)۔

زبان سے ایصال ثواب کرنا

سوال اور وقت ثواب رسانی کے اگرچہ نیت کا ہونا کافی ہے لیکن زبان سے جو کہا جائے وہ کن الفاظ سے وقت پہنچانے ثواب کے کہا جائے؟

جواب یہ کہا جائے کہ یا اللہ اس عمل کا ثواب فلاں کو پہنچادے فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۵ ص ۴۵۱ مولوی عزیز الرحمٰن دیوبندی)۔

جنازہ کے بعد ایصال ثواب جائز ہے

سوال بعد نماز جنازہ قبل دفن اولیاء میت مصلیوں سے کہتے ہیں کہ آپ لوگ تین تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر میت کو اس کا ثواب بخش دیویں۔

جواب ایصال ثواب میں کوئی حرج نہیں ہے پس اگر بعد نماز جنازہ کے تمام لوگ یا بعض سورۃ اخلاص کو تین بار پڑھ کر میت کو ثواب پہنچادیں تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ البتہ دعا کو بعد جنازہ کے فقہاء نے مکروہ لکھا ہے کیونکہ نماز جنازہ خود دعاء للمیت ہے پس اس کے بعد اور کوئی دعا مشروع نہیں ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۵ ص ۴۸، مولوری عبدالرحمٰن دیوبندی)۔

دیگر

سوال بعد نماز جنازہ قبل دفن چند مصلیوں کا ایصال ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص تین بار آہستہ آواز سے پڑھنا اور امام جنازہ یا کسی نیک آدمی کا دونوں ہاتھ اٹھا کر مختصر دعا کرنا شرعا درست ہے یا نہیں۔

جواب اس میں کچھ حرج نہیں ہے لیکن اس کو رسم کر لینا اور التزام کرنا مثل واجبات کے اس کو بدعت بنا دے گا کما حرج بہ الفقہاء فقط (فتاویٰ دارالعلوم ج ۵ ص ۴۳۴، مولوی عزیز الرحمٰن دیوبندی)۔

ختم خواجگان مشکل کشاہ ہے۔۔۔شاہ ولی اللہ دہلوی

☆ ختم خواجگان چشت قدس اللہ اسرارہم کا جو طریقہ حضرت شیخ نظام الدین نارنولی کے اخلاف کے ذریعے ہم تک پہنچا وہ یہ ہے کہ جب کوئی مشکل آئے وضو کرے قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائے پہلے دس مرتبہ درود پڑھے پھر تین سو ساٹھ مرتبہ یہ دعا پڑھے لا ملجاء ولا ینجی من الله الا الله اس کے بعد تین سو ساٹھ مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھے اور پھر تین سو ساٹھ مرتبہ ذکر کردہ دعا پڑھے۔ آخر میں دس مرتبہ درود پڑھے اس کے بعد کچھ مٹھائی پر خواجگان چشت کے لئے فاتحہ پڑھے اب اللہ تعالیٰ سے دوبارہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح وہ ہر روز یہ عمل دہراتا رہے چند دنوں میں مشکل حل ہو جائے گی اور مقصود حاصل ہوگا (الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ اردو ص ۲۰۷، شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)۔

اہلبیت کو ایصال ثواب اور شاہ ولی اللہ دہلوی

☆ ایام عاشورہ میں ائمہ اہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف سے ایک سے زیادہ بار یہ اشارات ملے کہ ان کی فاتحہ کے لئے کچھ اہتمام کرنا چاہئے۔ اس لئے ایک دن کچھ شیرینی منگائی گئی اور قرآن کریم پڑھ کر فاتحہ پڑھی گئی تو ان حضرات کی ارواح پاک کی طرف سے خوشی کی کیفیت نظر آئی (القول الجلی ص ۴۸، مولوی عاشق بھلتی دیوبندی)۔

شاہ عبدالرحیم اور ایصال ثواب

☆ ربیع الاول کو محبوب کریم ﷺ کی نیاز شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ بھی دلایا کرتے تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی لکھتے ہیں۔ میرے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ کے وصال کے دن میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ میں آنحضرت ﷺ کی نیاز پکاتا۔ میرے پاس بھنے ہوئے چنے اور کالا گڑ تھا میں نے بھنے ہوئے چنے اور کالا گڑ نیاز کے طور پر تقسیم کردیئے رات کو میں نے خواب میں واقعہ دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی بارگاہ میں قسم قسم کے کھانے پیش ہیں اور سب کے درمیان بھنے ہوئے چنے اور کالا گڑ بھی موجود ہے۔ آپ ﷺ نے انہیں بہت خوشی کے ساتھ قبول فرمایا اور طلب فرمایا اور ان میں سے کچھ تناول فرمایا اور باقی دوستوں میں تقسیم فرمادیئے (انفاس العارفین ص ۴۱، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)۔

ختم کا حلوہ مشکل کشاہ ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی

☆ عرب کا ایک شخص احمد بار جانام لرزہ و بخار میں مبتلا ہوا۔ بیماری روز بروز بڑھتی گئی۔ ایک دن اس نے خواب دیکھا کہ سید عبدالرحمٰن سقاف جو سادات آل علی رضی اللہ عنہ میں سے ایک ہیں اور حضرت موت میں دفن ہیں کہ مزار پر زیارت کے لئے گیا اور ہمارے حضرت اقدس بھی وہاں تشریف فرما ہیں اور آپ نے ان بزرگوں کے لئے بغرض ایصال ثواب سورۃ یٰسین پڑھی اور اس شخص نے سورۃ ملک پڑھی۔ بعد ازاں دونوں نے فاتحہ پڑھا۔ حضرت اقدس یعنی (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) نے تھوڑا حلوہ اسے عنایت کرکے فرمایا کہ لو اسے کھالو تمہارے مرض کا ازالہ اسی حلوہ کے کھانے میں ہے۔ بعد ازاں وہ جاگ پڑا اور حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوکر پورا واقعہ عرض کیا۔ آپ نے اس واقعہ کی تصدیق فرماتے ہوئے سورۃ یٰسین اور پھر سورۃ ملک تلاوت فرمائی اور ان بزرگ پر فاتحہ پڑھا اور حلوہ منگوا کر اس سے فرمایا کہ کھاؤ تمہارا ازالہ مرض اسی میں ہے۔ وہ تعمیل ارشاد میں اسے کھا کر اپنے گھر واپس گیا۔ چند ہی روز بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ اکلت الحلوی زالت البلوی (القول الجلی ص ۱۸۴، مولوی محمد عاشق پھلتی)۔

مولوی عبدالحی اور ایصال ثواب

سوال کھانا یا کپڑا یا اور کوئی چیز خدا کی راہ پر کسی کو دی یا نفل نماز پڑھی اور نفل حج ادا کرکے کسی کو اس کا ثواب بخشا تو پہنچتا ہے یا نہیں؟

جواب عبادت مالی ہو یا بدنی خواہ دونوں سے مرکب ہو اگر اس کا ثواب کسی کو بخشا جائے تو پہنچتا ہے (فتاویٰ عبدالحی یعنی مجموعۃ الفتاویٰ اردو ص ۸۶، مولوی عبدالحی صاحب)۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اور ایصال ثواب

☆ خاں صاحب نے فرمایا کہ مولوی عبدالقیوم صاحب اور میاں جی محمدی صاحب فرماتے تھے کہ شاہ

عبدالعزیز صاحب کا معمول تھا کہ شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالرحیم صاحب کے مزارات پر سال بھر میں ایک مرتبہ تشریف لے جاتے۔ آپ کے متعلقین بھی آپ کے ساتھ جاتے اور وہاں جا کر فاتحہ پڑھتے۔ فاتحہ کے بعد قرآن شریف یا مثنوی کا وعظ فرماتے اور وعظ کے بعد چنے یا الائچی دانے یا کچھ تقسیم فرما دیتے مگر شاہ اسحاق صاحب بھی آپ کے ہمراہ جاتے لیکن جس وقت فاتحہ پڑھ لیتے تھے تو شاہ صاحب شاہ اسحاق صاحب سے فرماتے کہ میاں اسحاق بیٹھو گے یا جاؤ گے۔ اس پر شاہ صاحب فرماتے کہ حضور جاؤں گا اور یہ کہہ کر واپس تشریف لے آتے۔ یہ کبھی جلسہ میں شریک نہیں ہوئے اور نہ شاہ صاحب نے ان کے عدم شرکت پر ان سے کبھی کچھ تعرض فرمایا (ارواح ثلثہ ص ۴۲' مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی)۔

☆ جب مثنوی شریف ختم ہو گئی بعد ختم حکم شربت بنانے کا حکم دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولانا روم کی نیاز بھی کی جاوے گی۔ گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی اور شربت بٹنا شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنی ہیں عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں ہے بلکہ نا جائز شرک ہے اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے۔ لوگ انکار کرتے ہیں اس میں کیا خرابی ہے (امداد المشتاق ص ۸۸' مولوی اشرف تھانوی دیوبندی)۔

☆ ایک ولی نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کی سب قبریں پھٹ گئیں اور مردے باہر نکلے بیٹھے ہیں۔ ان سب کے سامنے روشنی ہے اور میرے ایک پڑوسی کے سامنے اندھیرا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تیرے سامنے روشنی کیوں نہیں۔ اس نے کہا کہ ان لوگوں کی اولاد اور عزیز و اقارب ان کو خیرات وغیرہ کا ثواب پہنچاتے رہتے ہیں اور خدا سے ان کی بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان کے سامنے روشنی ہے۔ میرا ایک بیٹا ہے وہ مجھ کو کوئی ثواب نہیں پہنچاتا۔ اس لئے میں اندھیرے میں رہتا ہوں بس میری آنکھ کھل گئی۔ صبح کو میں نے اس کے بیٹے سے خواب بیان کر دیا اس نے برے کاموں سے توبہ کی اور اپنے باپ کو ثواب پہنچانے کا وعدہ کیا۔ کچھ دنوں کے بعد پھر میں نے اسی طرح خواب دیکھا اور اس پڑوسی کے سامنے بھی روشنی دیکھی تو اس پڑوسی نے کہا کہ خدا آپ کو جزائے خیر دے کہ آپ کی برکت سے مجھے راحت ملی اور قبر کے عذاب سے بھی بچ گیا۔ اب میرا بیٹا میرے لئے دعا بھی کرتا ہے اور خیر خیرات کا ثواب بھی پہنچاتا ہے (باغ جنت ص ۲۵۷' مولوی عنایت علی شاہ دیوبندی' خلیفہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی)۔

ثواب پہنچانے کا طریقہ اور مولوی دیوبندی

☆ ثواب پہنچانے کا آسان طریقہ اور صحیح طریقہ یہ ہے کہ کسی مرد یا عورت نے کوئی نیک کام کیا جیسا کہ اللہ کے واسطے کھانا کھلائے یا کھانا دے دے یا اناج آٹا' روٹی' گوشت' دال' نمک' مرچ یا زر و پیسہ پیسہ یا کپڑا' مٹھائی وغیرہ دے یا نفلی عبادت جیسے نماز' روزہ' حج' قربانی یا قرآن شریف پڑھایا'

سورتیں پڑھیں یا مسجد، مدرسہ، نہر، کنواں بنوایا یا کسی غریب کا قرضہ اتار دیا یا اس کے رہنے کے لئے مکان بنوا دیا یا جگہ دے دی یا ایسے کاموں میں چندہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ اس عبادت کا یا اس نیک کام اور خیرات کا ثواب فلاں بزرگ یا میرے والدین کو یا فلاں رشتہ دار بھائی بہن وغیرہ کو یا کل مسلمان مرد اور عورتوں کو پہنچا دے۔ بس اتنا کہنے سے ثواب پہنچ جاتا ہے اور جو طریقے لوگوں نے نکال رکھے ہیں۔ سب حیلہ بہانے ہیں۔ باقی ثواب ہر طرح پہنچ جاتا ہے۔ جس طرح بھی کوئی پہنچائے اور ثواب پہنچانے کے لئے کوئی وقت یا کوئی جگہ مقرر نہیں ہے۔ جب موقع ملے قبرستان ہو یا گھر ہو یا سفر ہو، چلتے پھرتے، لیٹتے بیٹھتے، قرآن شریف یا سورتیں پڑھ کر یا سبحان اللہ اور کلمہ شریف وغیرہ پڑھ کر یا کپڑا، روپیہ پیسہ وغیرہ دے کر ثواب پہنچا سکتے ہیں (باغ جنت ص ۲۵۸، مولوی عنایت علی شاہ دیو بندی خلیفہ مولوی اشرف علی تھانوی دیو بندی)۔

دودھ جلیبی کا ایصال ثواب اور دیو بندی عورت

☆ جب حضرت کی دوسری شادی حاجی نظام الدین کی دختر منیر النساء سے ہوئی تو نام میں اس طرح فرق ہوا کہ حضرت کی بیٹی منیر النساء منی کے نام سے پکاری جاتی تھیں اور زوجہ محترمہ منیرا کہلاتی تھیں۔ پھوپھی منی میرے والد صاحب مرحوم کی ماموں زاد بہن تھیں ان کو اپنی پھوپھی اور ان کی اولاد سے بیحد محبت تھی۔ اپنے بھائی حافظ محمد ابراہیم صاحب کی وفات کے بعد جب ڈیرہ غازی خاں سے سہارنپور آئیں تو نہایت بے قرار تھیں۔ ان کے ایصال ثواب کے لئے تقریباً ایک مہینے تک یہ انتظام کیا کہ روزانہ دودھ جلیبی میرے ہاتھ منگواتیں اور میرے ہی ذریعہ سے کسی طالب علم کے پاس بھجوا دیتی تھیں۔ اس کا علم میرے سوا کسی کو نہیں تھا (تذکرۃ الخلیل ص ۱۰۸ حاشیہ پر مولوی محمد عاشق الٰہی میرٹھی دیو بندی)۔

مردے کو صدقات کا ثواب ملتا ہے

سوال — مردہ کو صدقات وخیرات کا ثواب بخشا تو اسے ثواب پہنچتا ہے یا نہیں؟

جواب — ثواب پہنچتا ہے (احسن الفتاویٰ ج ۴، ص ۲۰۶ مولوی رشید احمد دیو بندی)۔

سوال — خودکشی کرنے والے کو ایصال ثواب دعا مغفرت جائز ہے یا نہیں؟

جواب — خودکشی کرنے والا فاسق ہے کافر نہیں۔ لہذا اس کے لئے دعا مغفرت وایصال ثواب جائز ہے (احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۰۶ مولوی رشید احمد دیو بندی)۔

قبر پر شیرینی لے جا کر فاتحہ پڑھ کر تقسیم کرنا جائز ہے

سوال — ایک بار کسی شخص نے سوال کیا کہ کسی قبر پر شیرینی لے جانا اور کسی بزرگ کی فاتحہ دے کر تقسیم کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب — آپ نے ارشاد فرمایا اگر بنام خدا ہے اور ایصال ثواب ہی مقصود ہے تو کچھ قباحت نہیں اور اگر

پیر کے نام ہے جیسا اکثر جہال کرتے ہیں وہ حرام ہے۔اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت اگر ایصال ثواب ہی مقصود ہو تو ہر جگہ سے ممکن ہے قبر ہی پر کیا ضرورت ہے کہ کوئی چیز بھیجی جاوے۔آپ نے فرمایا خیر وہاں خادم رہتے ہیں ان کو ہی دے دی جائے اس میں کیا قباحت ہے (تذکرۃ الرشید حصہ دوئم ص ۲۹۱ مولوی محمد عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی)۔

ایصال ثواب کرے مشکل حل۔۔۔شاہ عبدالعزیز دہلوی

☆ اگر کوئی مشکل آن پڑے اور اصحاب کہف کی روح کو ثواب بخشا جاوے جلد مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ بہت مجرب ہے۔ایک مرید نے عرض کیا میں تو کرتا رہتا ہوں فرمایا مشکل اور سختی کے وقت کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے۔وہ یہ ہے کہ پونے چار سیر گیہوں کا آٹا' پونے چار سیر بکری کا گوشت' اس کے نصف گھی لیوے اور پیاز اور دہی وغیرہ ملا کر بہت اچھی طرح تیار کر کے آدھ آدھ سیر کے سات حصے کرے سات آدمیوں کو جو صالح اور متقی ہوں دے دیوے خواہ خود کھالیں یا اپنی طرف سے کسی آدمی کو دے دیویں اور ایک روز پہلے سے کسی کتے کی دعوت کر دیں اگر آ جاوے تو بہتر ورنہ جو کتا ملے باقی کھانا کھلا دیویں (ملفوظات عزیزی اردو ص ۵۸' فارسی ص ۱۴ شاہ عبدالعزیز دہلوی)۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا تیجہ۔۔۔شاہ عبدالعزیز دہلوی

☆ تیسرے دن حضرت کئی دستاریں ہمراہ لے کر تشریف لائے اور شاہ غلام علی صاحب اور نواب پیر محمد خاں اور دوسرے روسا سے مشورہ کرنے کے بعد وہی عمل کیا۔تیسرے دن حاضرین کی تعداد بے حساب تھی۔تقریباً ۸۱ قرآن ختم ہوئے ممکن ہے اس سے زیادہ پڑھے گئے ہوں اور کلمہ شریف کے ختم کا تو اندازہ نہیں کیا جا سکتا (ملفوظات عزیزی اردو ص ۴ ۱۵ فارسی ۸۰ شاہ عبدالعزیز دہلوی)

سامعین محترم! الحمد للہ رب العلمین۔اب تک ختم شریف یعنی ایصال ثواب پر زبردست دلائل یعنی صدقہ' تلاوت قرآن' دعا پر قرآنی دلائل کے علاوہ حدیث مبارکہ سے صدقہ کا ایصال ثواب' تلاوت قرآن' تسبیح و تہلیل' ذکر و اذکار وغیرہ کا ایصال ثواب اور دعا کا فائدہ میت کو پہنچنے کے بارے میں تفصیل کے ساتھ عرض کیا اور بعد میں اکابر وہابیہ کی اور اکابر دیوبندیہ کی لاتعداد تصدیقات کے ساتھ لکھا ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ ایک عقل سلیم رکھنے والے منصف مسلمان کے لئے یہ کافی ہے۔

اللہ کریم بطفیل زلف محبوب کریم ﷺ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

وما علینا الا البلغ المبین۔

محتاج شفاعت محبوب کریم ﷺ
حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی
بزم عشاق فیصل آباد پاکستان۔
0300-6661755

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں